اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ "الفضل" قادیان

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۴۳۵

اللہ اکبر

روزنامہ الفضل قادیان

THE DAILY ALFAZL, QADIAN.

شرح چندہ: سالانہ ۔ ششماہی ۔ سہ ماہی ۔ ماہانہ ۔

ایڈیٹر غلام نبی

ترسیل زر بنام مینیجر روزنامہ "الفضل" ہو

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ بیرون ہند

جلد ۲۳ | مورخہ ۲ ربیع الثانی ۱۳۵۵ھ | یوم سہ شنبہ | مطابق ۲۳ جون ۱۹۳۶ء | نمبر ۲۹۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ناپاک ارواح خدا تعالیٰ کے غضب کا نشانہ بن کر رہیں گی

"ہر ایک جو مجھ پر حملہ کرتا ہے۔ وُہ جلتی ہُوئی آگ میں اپنا ہاتھ ڈالتا ہے۔ کیونکہ وُہ میرے پر حملہ نہیں۔ بلکہ اس پر حملہ ہے۔ جس نے مجھے بھیجا ہے۔ وُہی فرماتا ہے۔ کہ اِنِّیْ مُھِیْنٌ مَنْ اَرَادَ اِھَانَتَکَ۔ یعنی میں اس کو ذلیل کروں گا۔ جو تیری ذلّت چاہتا ہے ایسا شخص خدا تعالیٰ کی آنکھ سے پوشیدہ نہیں۔ یہ مت گمان کرو۔ کہ وُہ میرے لئے نشانوں کا دکھلانا بس کردے گا۔ نہیں۔ بلکہ وُہ نشان پر نشان دکھلائے گا۔ اور میرے لئے اپنی وُہ گواہیاں دیگا جن سے زمین بھر جائے گی۔ وُہ ہولناک نشان دکھلائے گا۔ اور رُعب ناک کام کرے گا۔ اس نے مدت تک ان حالات کو دیکھا۔ اور صبر کرتا رہا۔ مگر اب وُہ اس مینہ کی طرح جو موسم پر ضرور گرجتا ہے۔ گرجیگا۔ اور شریر رُوحوں کو اپنے صاعقہ کا مزہ چکھائے گا۔" (براہین احمدیہ حصہ پنجم)

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۲ رجون۔ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج آٹھ بجے شام کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کے گلے میں درد کی شکایت ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں ؂

۲۳ رجون سے نیشنل لیگ کور قادیان کی ورزشی کھیلوں کے میچ شروع ہوں گے۔ جو ۳ رجولائی تک جاری رہیں گے۔ جیتنے والوں کو انعامات تقسیم کئے جائیں گے ؂

جناب قاضی محمد عبد اللہ صاحب بی۔ اے۔ کی بڑی اہلیہ صاحبہ سخت بیمار ہیں۔ ان کی صحت کے لئے دُعا کی جائے ؂

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

امتحانات میں کامیابی

۱۔ مسٹر مشتاق احمد صاحب نے گورنمنٹ کالج لاہور سے ۳۳۱ نمبر حاصل کرکے فرسٹ کلاس میں بی۔ اے پاس کیا ہے۔ (خاکسار محبوب عالم خالد۔ بی۔ اے) (۲) گورنمنٹ کالج لائلپور سے چودھری عبد اللطیف صاحب پسر چودھری عطاء محمد صاحب پنچایت آفیسر ہوشیارپور نے امسال بی۔ اے کا امتحان پاس کیا ہے۔ خداوند کریم مبارک کرے۔ (خاکسار پیر حاجی احمد) (۳) امسال خاکسار خدا تعالےٰ کے فضل سے ایف اے کے امتحان میں کامیاب ہوا ہے (خاکسار ناصر احمد۔ محمود آباد فارم۔ میرپور۔ سندھ)

درخواست ہائے دعاء

۱۔ مولوی فضل الرحمٰن صاحب حکیم مبلغ نائیجیریا پر بعض دشمنانِ سلسلہ نے انجمن کی جائداد وغیرہ کے متعلق مقدمہ دائر کیا ہوا ہے احباب اس میں کامیابی کے لئے خلوصِ دل سے دُعا فرمائیں۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ۔ قادیان) (۲) برادرم عزیز احمد صاحب۔ ایف۔ ایس سی پسر جناب ڈاکٹر محمد الدین صاحب انچارج پولیس ہسپتال ہوں شروع جولائی میں مقابلہ کے امتحان میں شامل ہونے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ وہ احمدی نوجوان کی کامیابی کے لئے خاص توجہ سے دعا فرمائیں (خاکسار ظہور الحسن) (۳) عاجز کی اہلیہ بہت بیمار ہے۔ احباب جماعت اور بزرگانِ سلسلہ دعائے صحت فرمائیں (خاکسار محمد علی از گوجرانوالہ) (۴) میرا لڑکا عرصہ ڈیڑھ ماہ سے بیمار چلا آتا ہے۔ احباب سے دعا کی دردمندانہ درخواست ہے (خاکسار نذر محمد لوح۔ کبیر والہ (۵) خاکسار کی اہلیہ قریباً ۸۔۱۰ سال سے "مرگی" کے مرض میں گرفتار ہے۔ آجکل دورہ جلد جلد ہو رہا ہے۔ احباب دردِ دل سے دُعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالیٰ اسے شفائے کاملہ عطا کرے۔ نیز خاکسار کا چھوٹا بھائی حمید الدین احمد سیفی منشی میٹرک امتحان میں شریک ہو رہا ہے۔ اس کی کامیابی کے لئے بھی دعا فرمائی جائے۔ عاجز سید صمصام الدین احمد از بالی چندر پور گنگا سے (۵) میری والدہ صاحبہ سخت بیمار ہیں احباب ان کی صحت کیلئے دعا فرمائیں۔ خاکسار مجید احمد۔ چانگریاں ضلع سیالکوٹ (۶) میرا ایک عزیز جو تاحال احمدیت میں داخل نہیں سخت بیمار ہے احباب اس کی صحت کے لئے دُعا کریں۔ تا یہ بیعت کر سکے۔ اور اس طرح خدا اس کا انجام بخیر کرے۔ خاکسار رکن الدین۔ استرزئی پاہان

ولادت

خدا تعالےٰ نے اپنے فضل سے مجھے دوسرا فرزند عطا فرمایا ہے جس کا نام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے فضل الدین رکھا۔ احباب اس کی درازیٔ عمر اور خادمِ دین بننے کی دعا کریں خاکسار رکن الدین۔ استرزئی پاہان

دعائے مغفرت

برادر سید عباس علی شاہ صاحب سابق ریلوے گارڈ جو ماہین نوشہرہ۔ درگئی۔ حویلیاں پنڈی۔ کیمبل پور اور کندیاں وغیرہ اکثر آیا جایا کرتے۔ اور نہایت شریف الطبع و دیندار احمدی تھے۔ ۱۲ رجون بمقام مردان فوت ہو گئے۔ آپ کو کچھ عرصہ سے فالج کا حملہ ہوا اور وفات کے قریب موسمی بخار باعثِ وفات ہُوا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ احباب جماعت سے درخواست ہے۔ کہ ان کے لئے اور برادر محمد شریف خانصاحب وغیرہ ارکان مردان کے لئے جو دو چار روز قبل فوت ہوئے ہیں دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار قاضی محمد یوسف پشاور (۲) برادرم سعید احمد صاحب پسر میاں محمد سعید صاحب سعدی لاہور ۱۵ رجون بعمر تقریباً ۲۵ سال اس دار فانی سے رحلت کر گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم نہایت مخلص احمدی تھے۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار محمد عمر۔ لاہور (۳) برادرم عبد الجلیل خاں ولد مولوی محمد الیاس صاحب ۹ رمئی فوت ہو گئے۔ انا للہ انا الیہ راجعون مرحوم ایک چوبیس سالہ مخلص احمدی تھے احباب دعائے مغفرت کریں۔ (خاکسار عبد السلام چارسدہ) (۴) ۹ رجون حکیم عبد الرزاق صاحب آف منٹگمری کا انتقال ہو گیا ہے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ میں منٹگمری میں بسلسلہ ملازمت قریباً ۵ سال رہا۔ ایک خاندان کے یہی چار پانچ مخلص احمدی تھے جو باوجود سخت مخالفت کے کبھی پریشان نہیں ہوتے تھے۔ ان میں سے پہلے منشی عبد الخالق صاحب کا پھر حافظ عبد الرحمٰن کا اور اب حکیم صاحب کا انتقال ہو گیا ہے۔ حکیم صاحب بہت پرانے احمدی تھے۔ ۱۹۰۵ء سے پہلے وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں داخل ہوئے۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار عبد الحمید پنشنر سب انسپکٹر انچولی ضلع میرٹھ (۵)

دُعائے نعم البدل

۱۔ عاجز کا اکلوتا بیٹا محمد رشید ۱۸ رجون کو اپنے مولٰے حقیقی سے جا ملا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ احباب نعم البدل کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار محمد شفیع ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول کوٹ ادو۔ (۲) میری بچی امۃ الحفیظ بعارضہ اسہال فوت ہو گئی۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ احباب دعائے نعم البدل کریں۔ خاکسار فتح محمد۔ راولپنڈی (۳) میری پوتی امۃ الحمید مورخہ ۹ رجون و میرا برادر زادہ عبد المولیٰ ۱۷ رجون فوت ہو گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ احباب دعائے نعم البدل فرمائیں۔ خاکسار محمد اللہ داد قادیان

پتہ درکار ہے

اخویم سید بدر الحسن صاحب سلیم ایک عرصہ سے قادیان سے یو۔ پی گئے ہوئے ہیں۔ اگر کسی دوست کو علم ہو۔ کہ وہ آجکل کہاں ہیں۔ تو براہ کرم اطلاع دیں۔ جماعت دہلی کے احباب خاص طور پر خیال رکھیں (خاکسار محمد منعم الحسن۔ محلہ دار البرکات۔ قادیان)

زیر دفعات ۳۲۴/۱۴۸ سات احمدیوں کی گرفتاری اور ضمانت پر رہائی

قادیان ۲۱ رمئی۔ آج تین بجے بعد دوپہر بورڈنگ مدرسہ احمدیہ کے صحن میں ملک عطا محمد صاحب مجسٹریٹ درجہ اول گورداسپور نے مقامی پولیس کے لئے چند احمدیوں کی شناخت پریڈ کرائی۔ شناخت کرنے والے ۹ کنسٹیبل ایک ہیڈ کنسٹیبل اور ایک ڈائری نویس پٹواری تھا۔ شناخت کے بعد لالہ وزیر چند صاحب انچارج چوکی قادیان نے بیانات قلمبند کئے۔ اور دو کو چھوڑ کر جن میں ایک کو کسی نے شناخت نہ کیا اور دوسرے کو صرف ایک نے کیا۔ باقی تین کو گرفتار کر لیا۔ جن کو پانچ پانچ سو کی ضمانت اور اسی قدر مچلکہ پر رہا کرایا گیا۔ یہ گرفتاریاں ۱۸ رجون کی گرفتاریوں کے سلسلہ میں کی گئی ہیں۔ گرفتاری کے بعد ضمانت پر رہا ہونے والوں کے نام حسب ذیل ہیں۔ (۱) شیخ رحمت اللہ صاحب شاکر اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل (۲) چودھری ظہور احمد صاحب جنرل سکرٹری نیشنل لیگ قادیان (۳) منشی محمد ابراہیم صاحب۔

۱۹ رمئی چار ایسے اشخاص کو جن کے نام ابتدائی رپورٹ میں نہیں تھے۔ مگر پہلی پریڈ میں بعض کانسٹیبلوں نے ان پر ہاتھ رکھا تھا۔ ان کو بھی گرفتار کر لیا گیا۔ جنہیں پانچ پانچ سو کی ضمانت اور اسی قدر مچلکہ پر رہا کرایا گیا۔ ان کے نام یہ ہیں۔ (۱) عبد العظیم صاحب (۲) محمد حیات صاحب (۳) ملک عبد العزیز صاحب (۴) میاں اسمٰعیل صاحب۔ گویا اس وقت تک اٹھارہ احمدی گرفتار ہو چکے ہیں۔ جن کے مقدمہ کی سماعت یکم جولائی ۱۹۳۶ء کو علاقہ مجسٹریٹ صاحب بٹالہ کی عدالت میں ہوگی:

میرے پیارے بھائیو!

کیا آپ نے اپنی رفیقۂ حیات کی کبھی خبر لی ہے۔ کہ کیوں آئے دن بیمار رہتی ہے۔ کبھی سردرد ہے کبھی کمردرد کی شکایت۔ چہرہ زرد جسم میں خون کا نام تک نہیں۔ گھر کا کام کاج کرنے سے گھبراتی ہے بیچاری کیا کرے۔ شرم اس پر غالب ہے۔ اسی وجہ سے آپ پر اپنا اصل حال ظاہر نہیں کرتی۔ اور اندر ہی اندر گھلتی جاتی ہے۔ آپ کو اپنے گھر کی محافظ۔ خادم۔ وفادار شریک زندگی کے حالِ زار کی خبر لینی چاہیئے۔ اگر اس کو سیلان الرحم۔ سفید پانی کی مانند رطوبت آنے کا مرض ہے۔ رنگ زرد ہے۔ ماہواری ٹھیک نہیں۔ کمر درد رہتا ہے۔ سردرد کرتا ہے۔ تو اس مرض کی میرے پاس خاص مجرب دوا ہے۔ جس سے کئی بہنیں صحت یاب ہو چکی ہیں۔ آپ بھی منگا کر اپنی رفیقۂ حیات کی خبرگیری کا فرض ادا کریں۔ اور موذی مرض سے نجات دلائیں۔ قیمت مکمل خوراک دو روپیہ:

ملنے کا پتہ: نجم النساء معرفت انجمن احمدیہ شاہدرہ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲ ربیع الثانی ۱۳۵۵ھ

احرار کی فتنہ انگیزیاں اور غلط بیانیاں

"آج کل مجلس احرار کی قائدانہ زندگی کا انحصار قادیانیوں کی مخالفت پر ہے" یہ وہ الفاظ ہیں۔ جو "زمیندار" (۲۰ جون ۱۹۳۶ء) ایسے معاند احمدیت اخبار نے نہایت نرم لہجہ میں حالات اور واقعات کی بنا پر لکھے ہیں اور جن کی حقیقت کا اعتراف ہر اس شخص کو ہوگا۔ جو احرار کی سرگرمیوں اور ان کی جدوجہد پر نظر رکھتا ہے۔ احرار جب حصول مطلب کے لئے مسلمانوں کی طرف رُخ کرتے ہیں۔ اور وہ ان کی غداریوں اور فتنہ پردازیوں کے دفتر ان کے سامنے رکھ دیتے۔ اور بالفاظ اخبار "احسان" (۱۹ جون) صاف طور پر کہہ دیتے ہیں۔ کہ "جب تک ان کی رعونت اور تجتر اور کبر وناز کا یہ عالم ہے مسلمان انہیں معاف نہیں کریں گے" تو احرار جماعت احمدیہ کے خلاف کوئی نیا فتنہ اور نئی شرارت اٹھانے میں منہمک ہو جاتے ہیں۔ تاکہ عام مسلمانوں کے دلوں سے اپنی غداریوں اور قوم فروشیوں کی یاد بھلا کر انہیں اپنا مداح بنا سکیں۔ اور اپنی قائدانہ زندگی کو قائم رکھ سکیں۔

اسی بناء پر آج کل انہوں نے جماعت احمدیہ کے خلاف قادیان میں یہ نئی شرارت شروع کی ہے۔ کہ ایک قدیمی قبرستان جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان نے تمام گاؤں کے لئے دیا ہوا ہے اور جس میں احمدی بھی شروع سے اپنے مُردے دفن کرتے چلے آرہے ہیں۔ اس سے احمدیوں کو روکنے کے لئے ایک طرف تو چند اجیروں کو کھڑا کر دیا گیا ہے۔ کہ وہ احمدیوں کے فوت ہونے والوں کی لاشوں کی تحقیر و تذلیل کرکے اشتعال دلائیں۔ اور فساد پیدا کریں۔ اور دوسری طرف اخبارات میں سرتا پا جھوٹی باتیں شائع کی جا رہی ہیں تاکہ بیرونجات کے احمدیوں کو عام مسلمانوں کے ظلم وستم کا نشانہ بنائیں۔

قادیان میں احرار کے آلہ کاروں نے فتنہ و شرارت پھیلانے کے لئے جو کچھ کیا۔ اس کا مختصر ذکر "الفضل" میں کیا جا چکا ہے۔ اب یہ بتایا جاتا ہے کہ وہ لوگ جن کا اس شرارت میں ہاتھ ہے۔ اور جو پس پردہ اس فتنہ کی تاریں ہلا رہے ہیں۔ انہوں نے کس طرح غلط بیانیوں اور افتراء پردازیوں کا طومار باندھنا شروع کر دیا ہے۔ اور حیرت کی بات یہ ہے۔ کہ "زمیندار" اور "احسان" ہی یہ خدمت سرانجام دے رہے ہیں:-

"زمیندار" (۲۰ جون) میں "لٹھ بند قادیانی مرزائیوں نے مسلمانوں پر حملہ کر دیا" کے عنوان سے" ناظم مجلس احرار لاہور نے لکھا ہے:-

"مرزائیوں نے ایک میت کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا چاہا۔ اس پر مسلمان بھی جمع ہو گئے۔ اور مرزائیوں کو کہا گیا۔ کہ جب وہ مسلمانوں کو مسلمان نہیں سمجھتے۔ اور مسلمان بھی انہیں دائرہ اسلام سے خارج قرار دے چکے ہیں۔ تو وہ مسلمانوں کے قبرستان میں اپنا مُردہ نہ گاڑیں۔ اس پر سینکڑوں مرزائی لٹھ باز جمع ہو گئے۔ اور مسلمانوں پر حملہ کر دیا گیا۔ مسلمانوں میں سخت ہیجان پھیل گیا اور حکام بالا کو تار دیئے گئے"۔

اول تو یہی بات کسی عقل و سمجھ میں نہیں آئے گی۔ کہ احراری ایجنٹوں کے صرف زبانی طور پر یہ کہہ دینے سے کہ احمدی اس قبرستان میں مردہ نہ گاڑیں سینکڑوں احمدیوں کو ان پر لٹھ بازی کرنے کی ضرورت ہی کیا تھی۔ لیکن اگر انہوں نے بالفاظ "زمیندار" حملہ کر دیا۔ تو پھر اس لٹھ بازی کا صرف یہ نتیجہ کیونکر نکلا۔ کہ "مسلمانوں میں سخت ہیجان پھیل گیا۔ اور حکام کو تار دیئے گئے"۔ کیا سینکڑوں لٹھ باز اگر چند آدمیوں پر حملہ کریں۔ تو "سخت ہیجان" تک ہی نوبت پہنچا کرتی ہے؟

حقیقت یہ ہے۔ کہ احمدیوں کی طرف کسی قسم کا حملہ منسوب کرنا صریح جھوٹ ہے اور اس کا ثبوت خود ناظم احرار کے الفاظ سے بھی مل رہا ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے "احسان" نے انہیں بدل کر یوں شائع کیا ہے۔ کہ:-

"مسلمانوں کو دیکھ کر مرزائی سخت برافروختہ ہوئے۔ مرزائی نیشنل کور قادیان میں لاٹھیوں۔ کلہاڑیوں اور تلواروں سے مسلح ہو کر بازاروں میں چکر لگا رہی ہے اور مسلمانوں کے محلوں میں اشتعال انگیز حرکات کر رہی ہے"۔

گویا کسی پر کوئی حملہ نہیں کیا گیا۔ مگر یہ جو کچھ لکھا ہے۔ یہ بھی سراسر خلاف واقعہ اور دُور از حقیقت ہے۔ نیشنل کور نے نہ بازاروں میں چکر لگائے۔ اور نہ کوئی اشتعال انگیز حرکت کی۔ یہ صرف اشتعال دلانے کے لئے سخن سازی ہے۔

لیکن حیرت ہے "احسان" جو ۲۰ جون کے پرچہ میں "ناظم مجلس احرار" کے پلندہ کذب و زور کو شائع کرتے ہوئے کسی قدر محتاط ہو گیا۔ دوسرے ہی روز یعنی ۲۱ جون کو حیرت انگیز غلط بیانی کی اشاعت کا مرتکب ہوا۔ چنانچہ بٹالہ کے احرار کے ایک جلسہ کی روئداد اس نے اس عنوان کے ماتحت شائع کی ہے۔ کہ "تین چار ہزار مسلح مرزائیوں نے مسلمانوں پر حملہ کرکے مولانا عبدالحق کو مجروح کر دیا"۔

اس کے متعلق بھی ہماری یہی گزارش ہے۔ کہ کیا کسی انسانی عقل و فکر میں یہ بات آسکتی ہے۔ کہ تین چار ہزار مسلح افراد کے حملہ سے صرف ایک شخص "مولانا عبدالحق" مجروح ہو۔ اور اس کی جراحت بھی ایسی ہو۔ جو بمشکل ضرب خفیف قرار پا سکی ہو۔ اگر احرار کا "مولانا عبدالحق" فولاد کا بنا ہوا ہے۔ تو اس کا بھی ساتھ ہی اعلان کر دینا چاہیئے تھا۔ تاکہ تین چار ہزار مسلح حملہ آوروں کے ذریعہ اس کے مجروح ہونے کا اعلان پڑھنے والا ہر شخص دریائے حیرت میں غوطے کھانے سے بچ جاتا۔ لیکن جو لوگ اس "مولانا عبدالحق" کو جانتے ہیں۔ ان کا بیان ہے۔ کہ وہ منحنی سا آدمی ہے جو کبھی رنگریزی اور کبھی نیچہ بندی کا کام کیا کرتا ہے۔ اس کے لئے تو یہ بھی ممکن نہ تھا۔ کہ اگر کوئی ایک مسلح شخص اس پر حملہ کر دیتا تو وہ برداشت کر سکتا۔ کجا یہ کہ تین چار ہزار مسلح افراد حملہ آور ہوں۔ اور پھر اسے صرف ضرب خفیف پہنچے۔

غرض یہ اور اسی قسم کی تمام غلط بیانیاں محض عوام کو احمدیوں کے خلاف مشتعل کرنے اور ملک میں فتنہ و فساد پیدا کرنے کے لئے کی جا رہی ہیں۔ ہم عقیدہ اور ہر ملت کے شرفاء اور انصاف پسند احباب کو ہم دعوت دیتے ہیں۔ کہ وہ بذات خود قادیان میں تشریف لا کر ملاحظہ کریں۔ کہ قادیان میں جماعت احمدیہ باوجود اپنی بہت بڑی اکثریت کے چند احراریوں اور بعض حکام کی وجہ سے کس طرح مظلومیت کی زندگی بسر کر رہی ہے۔ کس طرح دیرینہ حقوق سے محروم کرنے کے لئے اسے تنگ کیا جا رہا ہے۔ اور وہ کیونکر اپنی امن پسندی اور قانون کی پابندی کی روایات کو قائم رکھے ہوئے ہے۔ اس کے ساتھ ہی احرار اخبارات میں جو الزامات جماعت احمدیہ پر لگا رہے ہیں۔ ان کی حقیقت بھی بآسانی معلوم ہو جائے گی۔ اس غرض سے آنے والے اصحاب کو ہم ہر وقت خوش آمدید کہنے کے لئے تیار ہیں۔ لیکن جو نہ آسکیں انہیں سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ احرار اپنے مقاصد میں جوں جوں ناکام و نامراد ہو رہے ہیں۔ جماعت احمدیہ کے خلاف فتنہ پھیلانے اور جھوٹ بولنے میں بڑھتے جا رہے ہیں۔ اور اب تو ان کی شرارتوں کا تجربہ عام مسلمانوں کو بھی بخوبی ہو چکا ہے۔ چنانچہ اخبار "زمیندار" اپنے ۱۰ جون کے پرچہ میں لکھ چکا ہے کہ "احرار چاہے سیالکوٹ کے ہوں چاہے امرتسر کے۔ وہ سب کے سب ایک سانچے میں ڈھلے ہوئے ہیں۔ یکساں ذہنیت رکھتے ہیں۔ اور سب میں شرارت و خباثت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے"۔ جن لوگوں کی ان کے ہوا خواہوں کے نزدیک یہ کیفیت ہو

ڈاکٹر اقبال کی طرف سے پنڈت جواہر لال صاحب نہرو کے مدلل مضامین کا جواب دینے کی ناکام کوشش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ کو جداگانہ اقلیت قرار دینے میں کس کا نقصان ہے؟

(۱۴)

پنڈت جواہر لال صاحب نہرو نے اپنے ان مضامین میں جو انہوں نے سر اقبال کی حیرت انگیز ذہنیت کو بے نقاب ہوتے دیکھ کر لکھے ایک اور بات پیش کی تھی۔ کہ ہز ہائی نس سر آغا خاں اس وقت مسلمانانِ ہند کے ایک سرکردہ رہنما سمجھے جاتے ہیں۔ اور گورنمنٹ اسی حیثیت سے ان کی قدر و منزلت کرتی ہے۔ دوسرے مسلمان رہنما بھی جب اپنے آپ کو کسی مشکل یا تکلیف میں پاتے ہیں انہی کے سایہ میں پناہ لیتے ہیں۔ لیکن ان کے عقیدتمند پیرو ان کی طرف بعض الٰہی اوصاف بھی منسوب کرتے ہیں۔ کہا جاتا ہے۔ کہ وہ اپنے معتقدین سے زکوٰۃ کی بہت بڑی رقم حاصل کرتے ہیں۔ اور ان کی آمدنی کا ایک بڑا ذریعہ وہ نذرانے بھی ہیں۔ جو کثیر مقدار میں ان کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں۔ پنڈت جواہر لال صاحب نہرو نے ان امور کو پیش کرتے ہوئے لکھا۔ کہ وہ امر جو میری ذہنی تکلیف کا موجب بن رہا ہے یہ ہے۔ کہ ان کیفیات ڈاکٹر اقبال کے استحکام اسلام کے متعلق نظریہ سے کونسا علاقہ رکھتی ہیں۔ اپنے معتقدین کے روپیہ کو گھوڑ دوڑ پر صرف کرنے یا بعض دیگر امور کے حسن و قبح سے قطع نظر سوال یہ ہے کہ سر آغا خاں کا فرقہ استحکام اسلام کے معاملہ میں شریک ہے یا نہیں۔ سر آغا خاں کے متبعین میں ایسے لوگ موجود ہیں۔ جو ان کی طرف خدائی یا نیم خدائی اوصاف منسوب کرتے ہیں۔ اور ان کی جماعت کے بعض مبلغ انہیں اوتار یعنی خدائی صفات کا مظہر مجسم قرار دیتے ہیں۔ ان کے پیرووں کی نظر میں ان کے متعلق جذبۂ تقدیس اس قدر زیادہ ہے۔ کہ کہا جاتا ہے۔ ان کے غسل کا پانی نہایت احتیاط سے رکھا جاتا اور ہر سال آگرہ ہال بمبئی میں منعقد ہونے والے جشن کے موقع پر اسے فروخت کیا جاتا ہے۔ اس مقدس پانی کی قیمت آغا خاں کے جسم کے مساوی الوزن سونے کی قیمت کے برابر ہوتی ہے۔ اور تولنے کے وقت ترازو میں اونس کی کمی بیشی تک کی صحت کا بھی خیال رکھا جاتا ہے۔ چونکہ سر آغا خاں لحیم و شحیم آدمی ہیں۔ اس لئے ان کے غسل کے پانی کی بہت بڑی قیمت بنتی ہے۔ یہ تمام واقعات پیش کر کے پنڈت جواہر لال صاحب نہرو نے لکھا۔ کہ اگر سر آغا خاں اپنے غسل کے پانی کا اس پُر منفعت طریق سے استعمال کرتے ہوئے لوگوں کے ایمان و اخلاص کی زیادتی کا موجب بن سکتے ہیں۔ یا اگر ان کے متبعین کو اس بات پر پورا یقین ہے۔ کہ ان میں خدائی صفات جلوہ گر ہیں۔ تو انہیں ایسا ماننے کا پورا حق حاصل ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ ڈاکٹر اقبال اپنے استحکام اسلام کے نظریہ کو سر آغا خاں کے مقابلہ میں کیوں پیش نہیں کرتے اور کیوں جماعت احمدیہ کے مقابلہ میں ہی ان کی ترکش کا ہر تیر نکلتا ہے۔

ہر شخص سمجھ سکتا ہے۔ کہ یہ سوال اپنے اندر انتہائی معقولیت رکھتا ہے۔ اور سر اقبال کا فرض تھا۔ کہ وہ اس کا معقولیت کے دائرے کے اندر جواب دیتے۔ کیونکہ یہ سوال صرف پنڈت جواہر لال صاحب نہرو نے ہی ان سے نہیں کیا تھا۔ بلکہ معزز معاصر "سیاست" نے بھی ایک دفعہ اسی نکتہ کو پیش کرتے ہوئے سر اقبال کو خطاب کرتے ہوئے لکھا تھا۔

"نبوت کو لاکھ بڑھائیں۔ پھر بھی توحید باری سے بالاتر نہیں لے جا سکتے۔ اگر ایسا کریں تو اللہ تعالیٰ کی توحید کے علمبردار اول جناب محمد مصطفےٰ فداہ ابی و امی ہم سے خفا ہو جائیں گے۔ اور اگر توحید، رسالت سے بالاتر ہے۔ تو علامہ اقبال خدائی کے دعویدار آغا خاں کے ساتھ اتحاد عمل کرتے ہوئے کس طرح مرزائیوں سے اتحاد عمل کو ناروا قرار دے سکتے ہیں؟"

اس اعتراض کے جواب میں سر اقبال نے جو کچھ فرمایا۔ اس کا لب لباب یہ ہے۔ کہ "اسماعیلی اسلام کے بنیادی اصول کے قائل ہیں۔ خواہ ان کی دینی تعبیر کتنی ہی غلط کیوں نہ ہو" اگر یہ امر حقیقت پر مبنی ہوتا۔ تو ہمیں خوشی ہوتی۔ مگر افسوس کہ حقیقت کچھ اور ہے۔ اور وہ وہی ہے جو پنڈت جواہر صاحب نہرو نے پیش کی۔ اور جس کی طرف معزز معاصر "سیاست" نے بھی اشارہ کیا۔ مگر حقائق پر پردہ ڈالنے اور اصلیت کو چھپانے کی مذموم کوشش اس لئے کی گئی ہے۔ کہ تا ان کے پیش کردہ نظریہ پر جو اعتراض وارد ہوتا ہے۔ وہ دور ہو جائے۔ مگر اعتراض اس طرح کبھی دور نہیں ہوتے۔ بلکہ اور زیادہ پختہ اور مضبوط ہو جاتے ہیں۔ اور جس گڑھے سے نکلنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اسی میں انسان کے قدم اور زیادہ دھنستے جاتے ہیں۔

بہرحال سر اقبال نے جماعت احمدیہ کو جداگانہ اقلیت قرار دینے کے متعلق جو زور قلم صرف کیا۔ وہ بے حد افسوسناک ہے۔ اور اس فعل کی شناعت اور بھی زیادہ بڑھ جاتی ہے جب ہم یہ دیکھتے ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ کو جداگانہ اقلیت قرار دینا مسلمانوں کے لئے سم قاتل سے کسی طرح کم نہیں۔ کون نہیں جانتا۔ کہ پنجاب میں جہاں پہلے ہی ہندو۔ سکھ۔ اچھوت۔ عیسائی اور مسلم حلقے موجود ہیں۔ ایک الگ احمدی حلقہ کے مقرر کئے جانے پر زور دینا بجز اس کے اور کوئی مطلب نہیں رکھتا۔ کہ مسلمانوں کی نشستوں میں سے کچھ نشستیں جماعت احمدیہ کے لئے مخصوص کر دی جائیں۔ کیونکہ بہرحال جماعت احمدیہ جداگانہ اقلیت بن کر مسلمانوں کی نشستوں میں سے ہی اپنا حصہ لیگی۔ اور اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ مسلمانوں کی نیابت کی جو نسبت قرار دی گئی ہے۔ وہ بشمول جماعت احمدیہ قرار دی گئی ہے۔ اور خواہ وہ کتنا ہی قلیل حصہ ہو۔ جو احمدیوں کو ملے۔ یہ یقینی امر ہے۔ کہ اس کی وجہ سے مسلمانوں کی نشستوں میں کمی واقع ہوگی۔ اور گو اس میں جماعت احمدیہ کا فائدہ ہی ہے۔ مگر یہ مسلمانوں کے لئے سخت نقصان رساں ہے۔ کیونکہ پنجاب میں مسلمانوں کو ناخنوں تک کا زور لگانے کے بعد جو اکثریت حاصل ہوئی۔ اور جو اکثریت تمام مسلمانوں کے متحدہ مطالبہ کے بعد حاصل ہوئی۔ وہ نہایت ہی قلیل ہے۔ اتنی قلیل کہ جماعت احمدیہ کو جداگانہ اقلیت قرار دینے کی صورت میں وہ قطعاً قائم نہیں رہ سکتی۔ پھر جب جماعت احمدیہ کو یہ پوزیشن حاصل ہو گئی۔ تو یہ سوال یہیں ختم نہیں ہو جائیگا بلکہ شیعہ اور اہلحدیث جو پہلے ہی جداگانہ اقلیت بننے کی ضرورت محسوس کر رہے اور اس کیلئے عرصہ سے تگ و دو میں مصروف ہیں۔ گو ان کی تگ و دو ابھی اس حد تک نہیں پہونچی۔ جو نتیجہ خیز ہو۔ وہ بھی اپنے مطالبہ میں کامیاب ہو جائینگے۔ ایسی صورت میں مسلمانوں کی حالت ہو سکتی ہے۔ اور جس بے بسی اور بیکسی کی وہ جیتی جاگتی تصویر بن سکتے ہیں۔ اسے تصور میں لائیے۔ اور پھر خدارا غور فرمایئے۔ ڈاکٹر اقبال بزعم خویش ایسا عاقل اور مدبر انسان مسلمانوں کے سامنے یہ مطالبہ پیش کر کے اور احرار کی اس بارہ میں ہمنوائی اختیار کر کے انہیں تباہی و بربادی کے کیسے عمیق گڑھے میں گرا رہا ہے۔

بہرحال ڈاکٹر اقبال جو رستہ اختیار کرنا چاہیں اسکے وہ مجاز ہیں۔ وہ اگر چاہیں تو کعبہ کی بجائے ترکستان کو اپنا منزل مقصود قرار دے سکتے ہیں مگر ہم انہیں صاف اور کھلے الفاظ میں بتا دینا چاہتے ہیں۔ کہ اگر پہلے کبھی باطل کی یورش حق کی آواز کو دبا سکی۔ اسے کچل سکی۔ اور اسے دنیا سے ناپید کر سکی۔ تو ممکن ہے۔ اب بھی ان کے متحدہ اقدامات احمدیت کی بنیاد کو متزلزل کر دیں۔ لیکن اگر جب سے کہ دنیا پیدا ہوئی خدا تعالےٰ کی قائم کردہ جماعتوں کا مقابلہ کرنے والے ہی ہلاک ہوتے تو وہ ان کے تمام ہوا خواہ سن رکھیں۔ کہ احمدیت بھی خدائے واحد کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودہ ہے۔ کوئی نہیں جو اسے اکھاڑ سکے۔ کوئی نہیں جو اس کی شاخ اور ڈال پر تبر چلا سکے۔ احمدیت بڑھیگی اور پھیلیگی اور پھولیگی۔ اور کوئی نہ ہوگا جو اس میں مزاحم ہو سکے۔ یہ وہ درخت ہے۔ جسے مالک حقیقی نے اپنے ہاتھ سے لگایا۔ یہ وہ چشمہ ہے۔ جو پیاسی دنیا کی سیرابی کے لئے تذکی بے آب و گیاہ وادی میں آب زمزم پیدا کرنے والے خدا کی طرف سے پھوٹا۔ پس ہر کوشش جو احمدیت کے مقابلہ میں کی جائیگی۔ وہ رائیگاں جائیگی۔ ہر تجویز جو اس کو برباد کرنے کے لئے اختیار کی جائیگی۔ بری طرح ناکام ہوگی۔ ہر منصوبہ توڑا جائیگا۔ اور ہر فریب رب العرش کی طرف سے پاش پاش کر دیا جائیگا۔ پس افسوس اس پر جس نے مخالفت اختیار کی لیکن۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah
756

مغربی افریقہ میں تبلیغ اسلام

دینی تعلیم و تربیت کے لئے سرگرم جدوجہد

میں نے اپنے کام کی ایک مختصر سی رپورٹ ماہ فروری میں اشاعت کے لئے بھیجی تھی۔ اس کے بعد کی مختصر سی رپورٹ اب ہدیۂ ناظرین کرتا ہوا۔ احمدیت کی اس ملک میں ترقی۔ اور احمدی احباب کی زیادتیٔ ایمان و اخلاص کے واسطے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔

عید الاضحےٰ کا جلوس اور نماز

عید الاضحےٰ ۴ مارچ کو آئی۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے ہم نے نہایت انتظام کے ساتھ نماز ادا کی۔ حسب دستور ہم جلوس کی صورت میں عیدگاہ گئے۔ اور وہاں سے واپس بھی اسی طرح آئے۔ جلوس عاجز کے مکان سے شروع ہوا۔ اور وہیں ختم ہوا۔

تبلیغ

میں نے گذشتہ رپورٹ میں ذکر کیا تھا۔ کہ اب ہم ایک لیکچر کی بجائے ہفتہ میں پانچ لیکچر دیتے ہیں۔ چار تو جماعت کے مختلف احباب اور پانچواں میں دیتا ہوں۔ انفرادی تبلیغ بھی حسب موقعہ کی جاتی ہے۔ بعض دوست اپنے طور پر ہفتہ کے روز قریب قریب کے گاؤں میں جا کر لیکچر دیتے ہیں۔

الفا اسماعیل ستیکا کو میں نے ایک علاقہ میں مستقل طور پر مقرر کر دیا ہے۔ یہ علاقہ اکثر مسلمانوں کی آبادی پر مشتمل ہے۔ ان کا قیام ایک ایسی جگہ ہے۔ جہاں ہماری جماعت موجود ہے۔ اور اس سے اس جماعت کو بڑا فائدہ پہنچ رہا ہے۔ کیونکہ وہ ان کو باقاعدہ قرآن کریم۔ حدیث۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب اور عربی زبان پڑھاتے ہیں۔ ایک دوسری جگہ الفا عالمی مقرر ہیں۔ وہ بھی اسی طرح کرتے ہیں۔ لیگوس میں درس اور اتوار کی صبح کو جماعت کے احباب کے سامنے تربیتی پہلو پر مشتمل لیکچر جاری ہیں جو میں دیتا ہوں۔ مسلمان قیدیوں کے لئے جیل خانہ میں لیکچر۔ اور کالج کے مسلمان طلباء کے لئے لیکچر بھی جاری ہیں۔ اس کے علاوہ اپنے سکول میں دینیات کی تعلیم بھی خود دیتا۔ یا اپنی نگرانی میں دلاتا ہوں۔

مشنری کلاس جس کا میں نے گذشتہ رپورٹ میں ذکر کیا تھا۔ خدا کے فضل سے کھول دی ہے۔ یہ صرف ایک فوری ضرورت کے ماتحت مشنری تیار کرنے کے واسطے کھولی ہے۔ جن کو تین ماہ کے اندر اندر ضروری مسائل میں تیار کر کے اندرون ملک میں پھیلا دینے کا ارادہ ہے۔ انشاء اللہ مستقل مبلغ تیار کرنے کے واسطے بعد میں کلاس کھولی جائے گی۔ موجودہ طالب علموں سے یہ معاہدہ ہے۔ کہ ان کو صرف تین ماہ کے لئے خرچ دیا جائے گا۔ اس کے بعد وہ اپنا معاش آپ تلاش کریں گے۔ اور تبلیغ کریں گے۔ خدا تعالیٰ مجھے ان کے تیار کرنے۔ اور ان کو تیار ہونے اور سلسلہ کے کام کرنے کی توفیق بخشے۔

علاوہ ازیں میں صبح کی نماز باری باری سے مساجد احمدیہ میں جا کر پڑھاتا ہوں۔ اور ہر مسجد میں نماز کے بعد کچھ نصائح بھی بیان کی جاتی ہیں۔ جو احمدیت کی مخصوص تعلیم کے متعلق ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری ان سب کوششوں کو قبول۔ اور ثمر ور فرمائے۔ اور اپنی برکتیں ہم پر نازل فرمائے۔

تبلیغی سفر

میں جب سے لیگوس آیا ہوں۔ یہاں کی مستقل مشغولیت کے باعث باہر سفر پر نہیں جا سکا۔ ابتدائے اپریل میں ایک جگہ ضروری طور پر جانا پڑا تھا۔ سات سو میل کا سفر تھا۔ جس کے دوران میں ایک غیر احمدی والیٔ ریاست اور ان کی عدالت کے قاضیٔ اعلےٰ نے اور چند دیگر اصحاب نے بیعت کی۔ میں نے وہاں پر دو پبلک لیکچر دیئے۔ مگر ایک نظارہ میرے دل کو خون کر گیا۔ اور وہ عیسائیت کی اسلام پر یورش ہے۔ میں نے مغربی افریقہ میں اسلام کے خلاف عیسائیت کا زور اعتراضات کے رنگ میں اس طرح نہیں دیکھا۔ جیسا کہ اس علاقہ میں دیکھا۔ ان لوگوں نے اسلام اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات اقدس کے خلاف زویمر اور مارگولی اتھ۔ اور دیگر اسی قسم کے دشمنوں کے اعتراضات رٹے ہوئے ہیں۔ اور بچے سے بڑے تک ان کے منسٹر تک کھلے بندوں ان ژولیدہ باتوں کو بکتے ہیں۔ میرا وہاں کے قیام کا اکثر وقت ان اعتراضات کے جوابات دینے میں صرف ہوا۔ اتفاق سے جب میں وہاں گیا۔ تو ایسٹر کے دن تھے۔ جبکہ حضرت مسیح کے مزعومہ سفر آسمان کی یادگار منائی جاتی ہے۔ اس وقت میں نے انہیں سنایا کہ حضرت مسیح تو صلیب پر مرے ہی نہیں۔

ایک اور جگہ پر بھی لیکچر دیا۔ وہاں بھی کافی سوالات ہوئے۔ وہاں کے والیٔ ریاست سے بھی ملاقات ہوئی۔ وہ عیسائی ہیں۔ ان کو مختصر تبلیغ کی۔ ایک تیسری جگہ کے والیٔ ریاست سے بھی ملاقات کی۔ یہ بھی عیسائی ہیں۔ اور تعلیم یافتہ ہیں مگر ان سے ملاقات نہایت مختصر تھی۔ کسی بات کا موقعہ نہ ملا۔ یہ مقام نہایت اہمیت رکھتا ہے۔ کیونکہ تمام یوروبا قوم کا مرکز ہے۔ اسی جگہ سے وہ تمام نائیجیریا میں پھیلے۔ یہاں ہماری چھوٹی سی جماعت ہے۔

سکول

سکول کا مختصر سا معائنہ مارچ میں ہو چکا ہے ڈائرکٹر صاحب محکمہ تعلیم خود بھی تشریف لائے تھے۔ سپرنٹنڈنٹ صاحب محکمہ تعلیم نے گرانٹ کے لئے سفارش کر دی ہے۔ جن سکولوں کے لئے اس دفعہ انہوں نے سفارش کی ہے ان سب کی فہرست میں ہمارا نام نمبر اول پر ہے۔

نومبائعین

عرصہ زیر رپورٹ میں ۱۰۱ افراد نے بیعت کی۔ خدا تعالیٰ ان سب کو استقامت، ایمان اور اخلاص میں ترقی دے۔ خاکسار فضل الرحمٰن حکیم مبلغ اسلام از لیگوس

جناب صدر آل انڈیا نیشنل لیگ کا اہم اعلان

مولوی عطاء اللہ احراری کے مقدمہ میں جسٹس کولڈسٹریم کا فیصلہ

مسٹر کھوسلہ سشن جج گورداسپور کے رسوائے عالم فیصلہ کو جمعیۃ احرار نے ہزاروں کی تعداد میں شائع کیا۔ اور اب تک کر رہی ہے۔ اور حکومت اس بارہ میں کوئی قدم نہیں اٹھاتی۔ اور اپنی عدالتوں کے مفروضہ احترام کے جذبہ کے سامنے جھکی ہوئی ہے۔ اس بارہ میں ہم کیا قدم اٹھائیں گے۔ یہ جلد احباب کے سامنے آجائیگا۔ لیکن جو فوری کام ہم کر سکتے ہیں۔ اور جس میں دیر کرنا مجرمانہ غفلت ہے۔ وہ یہ ہے کہ ہم مسٹر جسٹس کولڈسٹریم کے فیصلہ کی کثرت سے اشاعت کریں۔ جماعت لاہور نے بیس ہزار کی تعداد میں اس فیصلہ کو شائع کیا ہے۔ میں تمام نیشنل لیگوں کو تحریک کرتا ہوں۔ کہ وہ فوراً زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس فیصلہ کو منگوا کر تقسیم کریں۔ اسی طرح تمام جماعتوں کو بھی میں تحریک کرتا ہوں۔ کہ آپ نیشنل لیگ کی مخصوص اغراض میں اگر حصہ نہیں لے سکتے۔ اور ہم آپ سے جانی و مالی قربانی کا مطالبہ بھی نہیں کر رہے تو کیا یہ حقیقت نہیں۔ کہ ان تمام امور میں جو نیشنل لیگ کی مخصوص اغراض کے متعلق نہیں۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عزت کی حفاظت میں وہ دے سکتے ہیں۔ وہ بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

ایک زندہ جماعت کے لئے جو ایک زندہ خدا پر ایمان رکھتی ہے۔ یہ کوئی مشکل بات نہیں کہ لاکھوں کی تعداد میں اس فیصلہ کو شائع کرے۔ قیمت لاگت کے برابر ہے۔ دو روپیہ سینکڑہ میں یہ رسالہ مل سکتا ہے ارادہ ہے۔ کہ اس رقم کو اسی غرض کے لئے صرف کیا جائے۔ نیشنل لیگیں کثرت سے منگوائیں۔ تا کہ مسٹر کھوسلہ کے فیصلہ کی حقیقت ظاہر ہو سکے۔ میں تمام جماعتوں کو بھی تحریک کرتا ہوں۔ کہ وہ فوراً زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس فیصلہ کو منگوا کر بکثرت اس کی اشاعت کریں۔

(بشیر احمد۔ صدر آل انڈیا نیشنل لیگ لاہور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلامی ممالک کی دلچسپ خبریں اور اہم کوائف

(ایک خبر رساں ایجنسی سے "الفضل" کے لئے حاصل کردہ معلومات)

فرانس اور ترکیہ کے درمیان تجارتی معاہدہ

پیرس (بذریعہ ہوائی ڈاک) فرانس اور ترکیہ کے درمیان ایک پانچسالہ معاہدہ عمل میں آیا ہے۔ جس کی رُو سے حکومت ترکیہ فرانس کو دو کروڑ پچاس لاکھ فرینک سالانہ قرضہ دیگی جس میں سے نصف رقم نقدی کی صورت میں دی جائیگی۔ اور باقی نصف اشیاء کی صورت میں ادا کی جائیگی۔ مؤخر الذکر صورت میں جو لوگ فرانس کو مال بھیجیں گے۔ انہیں مال کی قیمت کے مطابق چیک دیئے جائینگے۔ ابھی اس بات کا فیصلہ نہیں کیا گیا۔ کہ آیا وہ چیک سکّہ کی منڈی میں خرید و فروخت کئے جائینگے۔ یا انہیں وہ دفتر خرید کرے گا۔ جو معاہدہ کے ماتحت مال کی ترسیل کے لئے قائم کیا جائیگا۔

ترکی کا وزیر خارجہ رشدی الراس

ترکیہ کے وزیر خارجہ مسٹر رشدی الراس جو پچھلے دنوں یونان کے نئے وزیر اعظم جرنیل متاکسس سے بحیرہ روم کی صورت حالات اور مسائل بلقان کے متعلق تبادلہ خیالات کرنے کے لئے یونان گئے تھے۔ ترکیہ میں مصطفےٰ کمال پاشا کی حکومت کے حامی سرگرم حامی رہے ہیں۔ آپ جزیرہ روڈز میں Canak Kale کے مقام پر ۱۸۸۳ء کو پیدا ہوئے۔ فن ڈاکٹری کو بطور پیشہ اختیار کرنے کے لئے تعلیم شروع کی۔ اور بیروت میں ڈاکٹری کی اعلیٰ ڈگری Faculty of Medicine حاصل کی۔ اس کے بعد پیرس میں انہوں نے تعلیم جاری رکھی۔ اور بعد میں ازمیر کے ہسپتال میں بطور ڈاکٹر ملازمت اختیار کر لی۔ جب وہ سالونیکا میں سینیٹری انسپکٹر مقرر ہوئے۔ تو انہوں نے مصطفےٰ کمال پاشا سے ملک میں اصلاحات رائج کرنے میں پورا پورا تعاون کیا۔ جنگ عظیم کے اختتام پر وہ اسکی شہر کے مقام پر جرنیل احمد فوال کے ماتحت "قومی افواج" کے گروپ میں شامل ہو گئے۔ اور مجلس دفاع جو اناطولیہ اور رومانیہ کے حقوق کے تحفظ کے لئے قائم کی گئی تھیں۔ رکن بن گئے۔ سب سے پہلی نیشنل اسمبلی میں وہ ازمیر کی طرف سے نائب کی حیثیت میں منتخب ہوئے۔ لیکن ۱۹۱۹ء میں انقرہ کی مجلس عظمےٰ کے غیر سرکاری نمائندہ متعینہ ماسکو مقرر کئے گئے۔ اور وہاں وہ دو سال رہے۔ واپسی پر کچھ عرصہ کے لئے وزارت حفظانِ صحت کی ڈائرکٹری کے عہدہ پر فائز رہے۔ لوزان کانفرنس میں آپ حکومت ترکیہ کی طرف سے نمائندہ کی حیثیت میں بھیجے گئے اور یونانی اور ترکی آبادی کے تبادلہ کے متعلق جو ترکی کمیشن مقرر کیا گیا تھا۔ اس کے صدر بنائے گئے۔ فتحی کابینہ کے معزول ہونے پر جب ۱۹۲۵ء میں عصمت پاشا کی صدارت میں نئی کابینہ مرتب کی گئی۔ تو انہوں نے وزارت خارجہ کا قلمدان سنبھالا۔ جو اس وقت تک انہی کے ہاتھ میں ہے۔

ترکیہ میں فن پرواز کی ترقی

انقرہ (بذریعہ ہوائی ڈاک) ترکی مجلس دفاع فضائی کی طرف سے فضائی ایسوسی ایشنوں کے ارکان کو فن پرواز کی تعلیم دینے کے لئے سوویٹ یونین کے ماہرین فن مقرر کئے گئے ہیں۔ اس ایسوسی ایشن کی برانچیں حال ہی میں استنبول اور ازمیر میں کھولی گئی ہیں اور عنقریب اڈانا اور کیسری میں بھی کھولی جائیں گی۔ گورنمنٹ کے اس اقدام کا سب سے بڑا مقصد یہ ہے۔ کہ ترکیہ کے لڑکوں اور لڑکیوں میں پرواز کا شوق پیدا کیا جائے۔ چنانچہ اس مقصد کے پیش نظر ملک کے تمام سکولوں کو دعوت دی گئی ہے۔ کہ وہ اس تحریک میں شامل ہوں۔

جمہوریہ ترکیہ کے آئین میں ترمیم

بخارسٹ (بذریعہ ہوائی ڈاک) رومانیہ کے اخبار Dreptatea کا نامہ نگار متعینہ استنبول لکھتا ہے۔ کہ عنقریب ترکی آئین کے بنیادی اصول میں ترمیم کی جانیوالی ہے۔ موجودہ آئین کے الفاظ کی رُو سے ترکی کا ملک "ایک جمہوریت" ہے۔ متن آئین کے ترمیم شدہ الفاظ یہ ہونگے "ترکی ایک جمہوریہ قومیہ اور انقلابی حکومت ہے"۔ اس ترمیم کی اہمیت اس بات میں ہے کہ جدید متن کی رُو سے مجالس دفاع ملکی (State Defence Tribunals) کا دائرہ اختیار موجودہ صورت کی نسبت زیادہ وسیع ہو جائے گا۔

عراق میں بغاوت کے اسباب

بغداد (بذریعہ ہوائی ڈاک) عراق میں بغاوت کے متعلق ایک سرکاری کمیونک جو حال میں جاری کیا گیا ہے۔ مظہر ہے۔ کہ علاقہ وسطی فرات میں رومیتھا (Rumaitha) کے مقام پر جو قبیلوی فسادات رونما ہوئے ہیں۔ اس کی بڑی وجہ حکومت عراق کی وہ ہنگامہ خیز اصلاحات ہیں۔ جو ملک میں نافذ کی گئی ہیں۔ بیان کیا گیا ہے کہ قدامت پسند قبیلوں نے بغداد اور بصرہ کے درمیان ایک ریلوے لائن پر فائرنگ کیا۔ اور رومیتھا اور حجاتہ کے درمیان ریل کی لائن توڑ دی۔ پولیس کی متفرق چوکیوں پر بھی حملہ کیا گیا۔ حکومت نے اوّلاً باغیوں کو اس بات کی ترغیب دینے کی کوشش کی۔ کہ وہ کشت و خون کے بغیر اطاعت اختیار کر لیں۔ لیکن انہوں نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا۔ اور بعض مطالبات پیش کئے۔ جنہیں گورنمنٹ سمجھتی ہے۔ کہ وہ کسی حالات کے ماتحت بھی منظور کرنے پر آمادہ نہیں ہو سکتی۔ ان مطالبات میں یہ بات شامل تھی۔ کہ عراق کو ایران یا ترکی کے نقش قدم پر نہ چلنا چاہیئے۔ ترکی ٹوپی پہننے پر پابندی عائد نہ ہونی چاہیئے۔ پردہ کو از سر نو رائج کرنا چاہیئے۔ اور سات سال کے عرصہ کے لئے کسانوں کو ادائیگی ٹیکس سے معافی ملنا چاہیئے۔ بغاوت کی تشویشناک صورت حالات کے پیش نظر ایک خاص فوجی دستہ میجر جرنیل باقر صدقی (Baqir Siqqi) کی زیر سرکردگی اس علاقہ میں بھیجا گیا۔ جس نے باغیوں سے لڑائی کی۔ اور بمبار طیاروں کی مدد سے بغاوت کو فرو کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ اس اثناء میں شاہ غازی نے ان علاقوں میں مارشل لا نافذ کر دیا ہے۔ اور باغیوں پر مقدمات کی سماعت کے لئے ایک فوجی ٹریبونل مقرر کیا گیا ہے۔

فلسطین میں یہودیوں کے داخلے کے اعداد

تل ابیب (بذریعہ ہوائی ڈاک) فلسطین میں یہودیوں کے داخلے کے متعلق سرکاری اعداد و شمار بتاتے ہیں۔ کہ یکم جنوری ۱۹۳۳ء سے ۳۱ر دسمبر ۱۹۳۵ء تک ۱۲۹۶۹۹ یہودی فلسطین میں داخل ہوئے۔ جن میں سے ⅕ سے کچھ کم جرمنی سے آئے۔ جرمنی سے آنیوالوں میں سے تین چوتھائی جرمنی کے شہری تھے۔ اور باقی دوسرے ملکوں کے لوگ تھے۔ یہودیوں کی سب سے زیادہ تعداد ۱۹۳۴ء میں آئی۔ جبکہ ۶۰۰۰۰ یہودی ملک میں آکر آباد ہوئے۔ جرمن یہودیوں کا قریباً چالیس فیصدی حصہ کم از کم ۱۰۰۰ پونڈ سرمایہ لے کر فلسطین پہونچ چکا ہے۔

فلسطین کے لئے ایک جدید تجویز

لنڈن (بذریعہ ہوائی ڈاک) برطانی اخبار "Spectator" لکھتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ ہائی کمشنر فلسطین کو سب سے زیادہ یہ مشکل درپیش ہے۔ کہ وہ حکومت برطانیہ کی پالیسی کو واضح طور پر نہیں جانتے۔ جس کی وجہ یہ ہے۔ کہ حکومت برطانیہ خود بھی نہیں جانتی کہ اس کی پالیسی کیا ہے۔ اس وقت فلسطین کے پیچیدہ مسئلے کے حل کے لئے مدبرین کے ناخن تدبیر کا عقدہ کشائی کی کوشش کرنا امر تعجب نہیں۔ لیکن گزشتہ فروری میں مسٹر آرچر کسٹ (Mr. Archer Cust) نے جو تجویز پیش کی تھی۔ وہ ابھی اور زیادہ قابل غور ہے۔ مجملاً اس تجویز کا مطلب یہ ہے۔ کہ علاقہ فلسطین اور شرق اردن میں خود مختار یہودی اور عرب ریاستیں قائم کی جائیں۔ جن کی وفاقی حکومت مرکز میں ہو۔ اور بیت المقدس۔ حیفا اور ایک دو اور مراکز میں خاص قسم کے نظم و نسق کا انتظام کیا جائے۔

تحریک صیہونی اور برطانیہ

کینیڈا کے گورنر جنرل لارڈ ٹویڈز میور (Lord Tweedsmuir) نے فلسطین کی صورت حالات کو مختصراً یوں بیان کیا ہے۔

"فلسطین کا ملک مشرق اور مغرب کو جانے والی شاہراہ عظیم پر سیاسی پوزیشن کے لحاظ سے بہت اہمیت رکھتا ہے جنگ عظیم نے ہم میں سے بہتوں کو اس شاہراہ کے تحفظ کے سوال پر غور کرنے کے لئے آمادہ کر دیا ہے۔ . . . . . اس نقطۂ نگاہ سے تحریک صیہونی اس وقت برطانیہ کے لئے نہایت ہی اہم معاملہ بن گیا ہے"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تبلیغ اندرون ہند

ہندوستان کے مختلف حصوں میں تبلیغ احمدیت

لدھیانہ میں جلسہ

۱۵ رجون۔ مسجد احمدیہ متصل کمیٹی باغ میں ایک جلسہ منعقد کیا گیا۔ تقریروں کا موضوع "اسلام اور دیگر مذاہب پر ایک عالمانہ تبصرہ اور سرور دو جہاں صلے اللہ علیہ وسلم کی شان نبوت" تھا شہر میں بذریعہ اشتہار اور ڈھنڈورہ منادی کرا دی گئی۔ مسجد احمدیہ میں ہندو مسلمان سکھ اصحاب تشریف لائے۔ جلسہ کی صدارت کے فرائض شیخ محمد شفیع صاحب آف بمبئی نے سرانجام دیئے۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد ملک عبدالرحمن صاحب خادم بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی نے تقریر کی۔ اور ایک گھنٹہ تک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ دیگر مذاہب کے بانیوں کے بالمقابل رکھ کر اسلام اور بانیٔ اسلام علیہ السلام کی فضیلت ثابت کی۔ بعد ازاں گیانی واحد حسین صاحب نے دلچسپ تقریر کی۔ اور اسلام کا مقابلہ سکھ اور ویدک دھرم سے کرتے ہوئے صداقت اسلام کو ثابت کیا۔ صاحب صدر کی مختصر تقریر کے بعد جس میں انہوں نے ہر دو مقررین اور پبلک کا شکریہ ادا کیا۔ دعا پر جلسہ ختم ہوا۔

خاکسار صوفی محمد عبدالرحیم از لدھیانہ

بنگال میں تبلیغ

قریشی محمد حنیف صاحب آنریری مبلغ قریباً چھ ماہ سے بنگال میں تبلیغی سفر کر رہے ہیں۔ اور اس وقت تک انکا کل سفر ۱۳۱۱ میل ہو چکا ہے۔ ایک تازہ سفر انہوں نے ۱۷ اپریل ۱۹۳۶ء کو برہمن بڑیہ سے شروع کر کے رنگ پور تک اور پھر رنگ پور سے واپس برہمن بڑیہ تک ۵ رجون ۱۹۳۶ء کو ختم کیا۔ اس سفر میں ۱۴ شہروں اور دیہاتوں میں جلسوں، لیکچروں، مناظروں اور اشتہاروں کے ذریعہ تبلیغ کی۔ پانچ احمدی انصار اللہ کو شریک سفر بنا کر تبلیغی ٹریننگ دی۔ احباب انکی تبلیغی مساعی میں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار ۔۔ رفیق علی ایم۔ اے بی۔ ٹی۔ راجشاہی (بنگال)

برما

Moulmein (لوئر برما) میں قریباً ستر اشخاص کو پیغام حق پہونچایا گیا۔ جماعت انصار اللہ رنگون کے ہفتہ وار اجلاس منعقد ہوتے ہیں۔ اور اس کے ارکان تبلیغ میں کوشاں رہتے ہیں۔ انہیں قرآن کریم ترجمہ کے ساتھ پڑھایا جا رہا ہے۔

خاکسار احمد خان نسیم رنگون

بنکورا (بنگال) میں لیکچر

بنکورا میں ایک تبلیغی جلسہ منعقد کیا گیا جس میں شہر کے معزز مسلمان احباب شریک ہوئے مخالفین کو بھی شمولیت کی دعوت دی گئی۔ مگر باوجود وعدہ کرنے کے وہ نہ آئے۔ مولوی ظل الرحمن صاحب نے ایک نہایت پُر جوش تقریر کی۔ جس کا سامعین پر اچھا اثر ہوا۔ ایک قریبی گاؤں بدولارا میں بھی صاحب موصوف نے تقریر کی۔ جو دلچسپی سے سنی گئی۔ نامہ نگار

مذہبی کانفرنس پوری میں احمدی مقررین کی تقریریں

سری رام کرشنا کی صد سالہ جوبلی کی تقریب کے سلسلہ میں کٹک میں ایک مذہبی کانفرنس منعقد ہوئی۔ منتظمین کانفرنس کی دعوت پر مولوی ظہور حسین صاحب نے اس میں اسلام کی نمائندگی کی۔ ان کی تقریر بہت پسند کی گئی۔ پوری میں مذہبی کانفرنس کے منتظمین نے جب یہ سنا۔ کہ کٹک کے مقرر ہنوز اڑیسہ میں ہیں۔ تو انہوں نے شوق سے دعوت دی۔ چنانچہ مولوی صاحب ممدوح نے وہاں بھی ایک عالمانہ تقریر کی آپ نے نہایت شاندار الفاظ میں اسلام اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم کو پیش کیا۔ پھر مولوی عبدالمنعم صاحب بی۔ اے نے مذہب اسلام کے متعلق ایک مضمون انگریزی میں سنایا۔

مستورات کا ایک جلسہ بھی اسی سلسلہ میں منعقد ہوا۔ جس کی صدارت مشہور بنگالی شاعر ڈاکٹر ٹیگور کی ہمشیرہ نے کی۔ اس جلسہ میں فاطمہ بیگم اہلیہ مولوی فضل الرحمن صاحب بی۔ اے احمدی نے انگریزی میں ایک مضمون پڑھا۔ اڑلیسہ کے احمدیوں کے لئے یہ باعث فخر بات ہے۔ کہ ایک احمدی لڑکی نے تعلیم یافتہ عورتوں کے سامنے انگریزی زبان میں اسلام کی تعلیم پیش کی۔ خاکسار عبدالحلیم کٹکی

کان پور

الہ آباد سے مولوی علی محمد صاحب اجمیری تحریر کرتے ہیں۔ کہ کانپور میں ایک روز بعض غیر احمدی نوجوانوں سے میری گفتگو ہوئی۔ انہوں نے کہا۔ کہ ہم ایک مولوی صاحب کو ساتھ لائیں گے جو احمدیت کے متعلق آپ سے گفتگو کرے گا اگلے روز وقت مقررہ پر میں پہونچ گیا۔ وہ سب نوجوان بھی آئے ہوئے تھے۔ جس مولوی کو ساتھ لانے کا انہوں نے ارادہ کیا تھا۔ اس نے وہاں آنے سے انکار کر دیا۔ میں نے ان نوجوانوں کو تبلیغ کی۔ بعض نے مجھے کہا۔ کہ قرآن مجید کے جو معنی آپ لوگ کرتے ہیں۔ ان سے قرآن مجید بامعنی اور پُر معارف کلام معلوم ہوتا ہے۔ مگر ہمارے علماء تو اس کے ایسے معنی کرتے ہیں۔ جن کا مطلب ہی سمجھ میں نہیں آتا۔

سکندر آباد

جناب سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب سکندر آباد مئی ۱۹۳۶ء کی تبلیغی رپورٹ میں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ عرصہ زیر رپورٹ میں ہندوستان کے مختلف حصوں کے علاوہ غیر ممالک مثلاً عراق۔ بوڈاپسٹ۔ نیروبی اور ملایا سے احمدیہ لٹریچر کے لئے درخواستیں موصول ہوئیں۔ کل ۱۴۹ روپے ۵ آنے کا لٹریچر تقسیم ہوا۔ جس میں سے ۸۲ روپے ۱ آنہ کا لٹریچر باہر اور مقامی طور پر مفت تقسیم کیا گیا۔ دو احباب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخلِ احمدیت ہوئے۔

حکام کا شکریہ

انجمن احمدیہ پیر دیجی ضلع گورداسپور کا ایک غیر معمولی جلسہ زیر صدارت مولوی محمد عبداللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ منعقد ہو کر ذریعہ ذیل ریزولیوشنز اتفاق رائے پاس ہوئے۔

چند یوم ہوئے ہمارے گاؤں میں سرکاری طور پر دوائی تپ دھمس پلائی گئی جس سے بہت سے لوگوں کو از حد فائدہ ہوا۔ اس لئے (۱) ہم حکام بالا جناب ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر ضلع گورداسپور و جناب ڈائرکٹر صاحب آف پبلک ہیلتھ پنجاب و جناب اے۔ پی ڈی۔ مالوجسٹ صاحب ٹو گورنمنٹ لاہور کی خدمت میں التجا کرتے ہیں۔ کہ ڈائرکٹر صاحب ہک ورم ڈیوٹی متعلقہ علاقہ ہذا کو حکم فرمایا جائے۔ کہ وہ دوبارہ ہمارے گاؤں میں دوائی مذکور کا ایک اور کورس دے دیں۔

(۲) ہم گورنمنٹ کی اس مہربانی کے ممنون ہیں۔ کہ اس نے اس مرض کے جس میں اس علاقہ کے اکثر لوگ مبتلا ہیں انسداد کے لئے محکمہ مقرر کیا ہے

(۳) نیز پاس ہوا کہ مندرجہ بالا ریزولیوشنز کی نقول بخدمت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ امام جماعت احمدیہ و ہز ایکسی لنسی گورنر صاحب بہادر صوبہ پنجاب و اے۔ پی۔ ڈی۔ مالوجسٹ صاحب ٹو گورنمنٹ پنجاب و ڈائرکٹر آف پبلک ہیلتھ صاحب

مفت **ڈاکٹر لاہور** جس میں ہومیوپیتھک علاج کے متعلق پوری واقفیت درج ہے۔ نمونہ کارڈ آنے پر سب کو مفت۔ پتہ **دفتر رسالہ ڈاکٹر لاہور بیرون اکبری دروازہ** معرفت

ہندوستانی کرکٹ ٹیم انگلستان میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جب سے ہندوستانی کرکٹ ٹیم انگلستان پہنچی ہے متواتر اس کے متعلق مختلف اخبارات میں چرچا ہو رہا ہے۔ تنقید و تنقیح کی اخبارات کو اس لئے زیادہ ضرورت پیش آئی ہے کہ اب کے امید یہ تھی۔ کہ ہندوستانی ٹیم انگلستان میں نام پیدا کر سکے گی۔ خود انگلینڈ والوں کو اس امر کا اعتراف تھا۔ کہ ہندوستانی کرکٹ میں اب گذشتہ سالوں کی نسبت زیادہ ترقی کر چکے ہیں۔ اور اسی خیال کے پیش نظر ایم۔ سی سی نے ہندوستان کی ٹیم کو اس سفر کے دوران میں تین ٹیسٹ کھیلنے کا فیصلہ کیا اور گویا یہ ایک بہت بڑی عزت تھی (دنیائے کرکٹ کی نگاہ میں) جو انگلستان نے ہندوستان کرکٹ کو بخشی۔ اس سے تین سال پیشتر جب ہندوستانی انگلینڈ گئے تھے۔ تو اس وقت صرف ایک ٹیسٹ میچ دیا گیا تھا۔

جب کرکٹ ٹیم کو انگلستان بھیجنے کا سوال پیدا ہوا۔ تو مالی تنگی کے علاوہ سب سے بڑی دقت جو پیش آئی تو وہ ہندوستانی ٹیم کے لئے کیپٹن چننے کا سوال تھا۔ گذشتہ سفر میں ہندوستانی ٹیم کا کیپٹن میجر سی۔ کے نائیڈو تھا جو اندور سرکار میں رہنے والا ہے۔ اور جسے تمام دنیا کے بارہ اعلیٰ کھلاڑیوں میں شمار کیا جاتا ہے۔ اس کے "عہد" میں ہندوستانی ٹیم کو اگرچہ کوئی نمایاں فتح حاصل نہ ہو سکی۔ لیکن پھر بھی ایک حد تک اس نے اپنی ٹیم کو مایوس کن شکست سے بچائے رکھا۔ انگلستان کے گذشتہ سفر کے دوران میں ہی بلکہ ازکم ٹیم کی واپسی پر یہ سوال بڑی شدومد سے زیر بحث آتا رہا۔ کہ آئندہ ہندوستانی ٹیم کا کیپٹن کون ہوگا۔ کیونکہ ایک طبقہ ہندوستان کی ٹیم کا اب بھی تھا جو مسٹر نائیڈو پر اعتماد نہیں رکھتا تھا۔ چنانچہ اسی رو سے متاثر ہو کر جب گذشتہ سال آسٹریلیا کی کرکٹ ٹیم ہندوستان میں آئی۔ تو کرکٹ بورڈ آف کنٹرول نے مختلف مقامات پر متعدد اشخاص کو کیپٹن بنایا تاکہ ان میں سے بہترین شخص چنا جا سکے۔ اسی ضمن میں وزیر علی کو جو ایک تجربہ کار اور کہنہ مشق کھلاڑی ہے آزمایا گیا۔ اور یہ امر ناقابل تردید ہے کہ

وزیر علی نے نہایت خوش اسلوبی سے کپتان کے فرائض سرانجام دئے اور عوام الناس کی نظر میں وہ ہر دلعزیز ہو گیا۔ بلکہ لوگ اسے "خوش قسمت" کیپٹن تصور کرنے لگے۔ کیونکہ اس کے ماتحت جو میچ بھی کھیلا گیا۔ باوجود اس کے کہ اس کی ٹیم بحیثیت مجموعی نہایت کمزور ہوا کرتی تھی۔ اس نے اپنی دانشمندی سے اسے جیت لیا۔ الغرض جب مسٹر نائیڈو کے بالمقابل ایک اور شخص کپتان بننے کا دعویدار بلکہ حقدار ہو گیا۔ تو اس کا لازمی نتیجہ جو نکلنا تھا وہی نکلا۔ کہ ہندو اور مسلمان کپتان کی تائید کرنے والوں کی علیحدہ علیحدہ پارٹی بن گئی۔ اور کرکٹ کے معاملہ میں بھی بد قسمتی سے ایک ایسا سوال پیدا ہو گیا جو سپورٹس مین شپ کے منافی تھا۔

بہرحال کرکٹ بورڈ آف کنٹرول کو اس مصیبت کا سامنا ہوا۔ اور وہ مسٹر نائیڈو اور مسٹر وزیر علی کے دعاوی کو نظر انداز کر کے اس امر پر مجبور ہوا کہ وہ مہاراجہ وجیانگرم کو ٹیم کا کیپٹن مقرر کرے۔ تاکہ وہ اپنی شخصیت کی وجہ سے ٹیم سپرٹ قائم رکھ سکے۔ اور اس طرح اس رو کو جو اندر ہی اندر ہندو مسلم کھلاڑیوں کے درمیان پیدا ہو رہی ہے دبا دیا جائے۔ اگرچہ بورڈ آف کنٹرول کا ایسا خیال کرنا فطرت انسانی سے اس کی حدود اور طاقت سے بہت زیادہ کی امید رکھنے کے مترادف تھا۔ کیونکہ ایسے جذبات اس طرح دبانے سے دب نہیں سکتے۔ انہیں چاہیئے تھا کہ اس کا کوئی احسن اور موثر علاج سوچتے۔ بہرحال بورڈ آف کنٹرول نے دیانتداری سے ایک اعلیٰ ٹیم کا انتخاب کر کے جو ۱۸ اشخاص پر مشتمل تھی۔ انگلستان روانہ کرائی جو آج کل انگلستان میں میچ کھیل رہی ہے۔ اس ٹیم نے وہاں جا کر ہندوستان کی پرانی شہرت کو برقرار رکھنے کی بجائے اس کے وقار کو کھو دیا ہے۔ اور اگرچہ ابھی تک کوئی ٹیسٹ میچ نہیں ہوا۔ پھر بھی اس نے جس قدر میچ کھیلے ہیں وہ یا تو ہار دئے ہیں یا ان میں برابر اترے ہیں۔ سوائے ایک کے کوئی نہیں جیتا۔ حالانکہ گذشتہ سفر کے دوران میں باوجود اس کے کہ اس وقت ان کی ٹیم ایسی اچھی نہیں تھی۔ انہی

ٹیموں میں سے متعدد ٹیموں کو جیت لیا تھا۔

اور اب جب کہ یہ کیفیت ہے اخبارات اس شکست کے وجوہات پر غور کر رہے ہیں۔ جو ان کے نزدیک یہ ہیں۔

(اول) ٹیم کے متعدد کھلاڑی زخمی ہو جانے کی وجہ سے کھیل میں حصہ نہیں لے سکے۔ بلکہ یکے بعد دیگرے وہ کھیل کے میدان سے غیر حاضر رہے ہیں۔ چنانچہ اب تک ہندوستان کی بہترین ٹیم کسی ایک ٹیم کے مقابلہ میں بھی پیش نہیں ہو سکی۔ زخم خوردہ کھلاڑیوں میں سے وزیر علی مرچنٹ۔ جے۔ جہانگیر خان۔ نثار خان۔ اور محمد حسین خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

(دوم) ابھی تک انگلستان کے موسم سے ہندوستانی مانوس نہیں ہوئے۔ نرم اور سخت کھیل کے میدان کا بھی نمایاں فرق ہے۔ لیکن غیر جانبدارانہ رائے ہے کہ شکست کے اسباب یہ ہیں۔

(۱) ہندوستانی۔ باقاعدگی میں مشق نہیں کرتے حالانکہ کیپٹن اور مینجر کو چاہیئے۔ کہ کم از کم کھیل سے ایک گھنٹہ پہلے مشق کرانے کا اہتمام کرے۔ اس سے کھیل سے پہلے نظر جم جاتی ہے۔ اور اجنبیت دور ہو سکتی ہے۔

(۲) کیپٹن کی بعض اوقات "بالنگ" میں تبدیلیاں اعتراضات سے خالی نہیں ہوتیں کم از کم یہ ثابت شدہ بات ہے کہ وہ نائیڈو اور وزیر علی سا کامیاب اور "خوش قسمت" نہیں۔

(۳) ٹیم میں بعض ایسے کھلاڑی شامل ہیں۔ جو نہایت نکمے "فیلڈر" ہیں۔

(۴) ٹیم میں ایک ایسے "بالر" کی ضرورت ہے۔ جو بال کو پھرا سکے یعنی "...." بالر ہو۔ محمد نثار سے جو شاندار کامیابی کی توقع تھی۔ وہ پوری نہیں ہو سکی۔ "بالرز" کی کمی کو پورا کرنے کے لئے اب مسٹر سی ایس نائیڈو کو اندور سے بلوا کر ہوائی جہاز میں انگلستان بھیج گیا ہے۔ اور اب امید ہے کہ ایک حد تک "بالنگ" کی کمی پوری ہو سکیگی

بہرحال شکست کی وجوہات کچھ بھی ہوں ہمیں اس امر کا افسوس ہے کہ ہندوستانی ٹیم کو کوئی ایسی فتح نہیں ہوئی۔ جو قابل ذکر ہو۔ لیکن ہمیں امید رکھنی چاہیئے۔ کہ ٹیسٹ کی ٹیم اپنے ذاتی جھگڑوں کو بالائے طاق رکھ کر ہندوستان کی عزت کے سوال کو زیادہ اہم سمجھتے ہوئے دل و جان سے اسے برقرار رکھنے کی کوشش کرے گی۔ پہلا ٹیسٹ ۲۷، ۲۸ اور ۳۰ جون کو ہوگا۔ جس کی ٹیم ہمارے اندازہ کے مطابق ذیل کے کھلاڑیوں پر مشتمل ہوگی۔

مہاراجہ آف وجیانگرم۔ نائیڈو و نائیڈو (جونیر) وزیر علی۔ امرناتھ۔ مرچنٹ۔ امر سنگھ جہانگیر خان۔ ہندلکر۔ بینرجی نثار۔ مشتاق

ایم۔ آئی۔ ایس

احمدیت یا حقیقی اسلام انگریزی میں

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر صیغہ تجارت تحریک جدید کے زیر انتظام سلسلہ کی شہرہ آفاق کتاب احمدیت یا حقیقی اسلام انگریزی کا دوسرا ایڈیشن کثیر تعداد میں طبع کرایا جا رہا ہے۔ کیونکہ مقصد اشاعت احمدیت ہے اس کی قیمت ۸ ؍ تک رکھی گئی ہے۔ اور ممکن ہے اس سے بھی سستی ہو جائے۔ سو جو دوست انگریزی دان طبقہ میں اس کتاب کو تقسیم کرنا چاہیں وہ ابھی سے لکھ بھیجیں تا انہی کاپیاں ان کے لئے ریزرو رکھی جائیں۔

سیکرٹری صیغہ تجارت دفتر ہائے بیرون ہند قادیان

جملہ حصہ داران سٹار ہوزری کو اطلاع

اعلان کیا جاتا ہے کہ بورڈ آف ڈائرکٹرز نے اپنے اجلاس منعقدہ ۲۱ ؍ مئی میں تمام حصہ داران سے مبلغ ۲/۸/۰ فی حصہ طلب کرنیکا فیصلہ کیا ہے لہذا تمام متعلقہ احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ جلد از جلد اپنے حصص کی رقوم بحساب ۲/۸/۰ فی حصہ کمیٹی کے نام

ایک روپیہ میں ایک ہزار اشتہار چھپوا لیجئے

خرچ مع قیمت کاغذ

سائز	ایک ہزار	دو ہزار	چار ہزار
۵½ × ۸½	۱-۰	۲-۳	۳-۸
۹ × ۵½	۲-۵	۳-۸	۵-۰
۱۱ × ۹	۳-۸	۵-۰	۸-۰

ہر قسم کے نمونے اور نرخ بالکل مفت

کمرشیل سنڈیکیٹ نمبر ۶ اندرون لوہاری دروازہ لاہور

758

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک گریجوایٹ خاتون کے لئے سرکاری وظیفہ

حکومتِ پنجاب سالِ رواں میں ۲۵۰ روپیہ ماہوار کا سلور جوبلی وظیفہ کسی ہندوستانی یونیورسٹی کی گریجوایٹ عورت کو عطا کرے گی۔ یہ وظیفہ مندرجہ ذیل نصاب کے مطالعہ کی غرض سے دیا جائے گا:-

(ا) گھریلو سائنس اور حفظانِ صحت
(ب) جسمانی تربیت
(ج) دستکاری اور حرفت
(د) طب
(ہ) تعلیم ایک نظریہ اور فن کی روشنی میں:-

وظیفہ خوار طالبہ کے لئے ضروری ہوگا۔ کہ وہ یونیورسٹی اور کالج کی فیس گھریلو پڑھائی کی فیس۔ کتابوں کی قیمت بورڈنگ ہاؤس کا خرچ اور طبی امداد کے مصارف اپنی جیب سے ادا کرے۔ وظیفہ کی میعاد نصاب زیر مطالعہ کے مطابق دو یا تین سال ہوگی۔ وظیفہ خوار یا پنجاب کی باشندہ یا آبادکار ہو۔ اس کے پاس کسی ہندوستانی یونیورسٹی کی ڈگری ہو۔ عمر کے متعلق کوئی شرط نہیں۔

وظیفہ خوار کے مطالعہ کے لئے نصاب کا فیصلہ صاحب ہائی کمشنر کریں گے۔ نیز اگر ضروری ہوا تو جو طالبہ انگلستان کی بجائے براعظم یورپ کے کسی ملک میں مطالعہ کرنا چاہے تو اس کے لئے ضروری شرائط کی پابندی کے متعلق صاحب موصوف فیصلہ کریں گے۔ وظیفہ خوار کو یورپ تک سیکنڈ کلاس اور واپسی کا کرایہ دیا جائیگا بشرطیکہ اس نے اپنی اقامت کی پوری میعاد ختم کرلی۔ یا وہ اس دوران میں بیماری کے باعث واپس آنے پر مجبور ہو جائے ضبط و تادیب کے اعتبار سے اسے ایسے ضوابط کا پابند ہونا پڑے گا۔ جو اس کے لئے صاحب ہائی کمشنر تجویز کریں اگر طالبہ اس دوران میں شادی کرنا چاہے تو اس کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنے ارادہ کی اطلاع صاحب ہائی کمشنر کو دے۔ اور صاحب موصوف حکومتِ پنجاب کے مشورہ سے ایسی صورت حالات کی روشنی میں مناسب سمجھیں۔ تو وظیفہ کو منسوخ یا ملتوی کر سکتے ہیں۔ وظیفہ خوار کے لئے وظیفہ حاصل کرنے سے پیشتر یہ ثابت کرنا ضروری ہوگا۔ کہ اس نے ابتدائی مصارف کے لئے ۴۰ پونڈ کی رقم صاحب ہائی کمشنر ہند کے نام ارسال کردی ہے

درخواستیں صاحب ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم پنجاب۔ لاہور کے نام ۳۱ جولائی ۱۹۳۶ء تک پہنچ جانی چاہئیں۔ اور درخواستوں کے ہمراہ عمر اور دیگر اوصاف کے متعلق تفصیلات نیز ضلع کے سول سرجن کا یہ سارٹیفکیٹ آنا چاہیئے۔ کہ درخواست کنندہ ہندوستان کے باہر مندرجہ ذیل جدول کے مطابق نصابِ تعلیم ختم کرنے کے لئے جسمانی طور پر قابل ہے۔ منتخب شدہ امیدوار کو واقفیت کے لئے سرکاری وظائف سے متعلقہ قواعد مہیا کئے جائیں گے

جدول

(۱) پورا نام
(۲) تاریخ پیدائش۔
(۳) باپ کا نام پتہ اور پیشہ
(۴) نسل یا ذات۔
(۵) کس کالج اور سکول میں تعلیم پائی۔
(۶) کیا کیا امتحان پاس کئے ہیں۔
(۷) مضامین جن میں امتحان پاس کئے اور آنرز اگر حاصل کی ہوں۔
(۸) وظیفہ کا مدعا و مقصود

ریسرچ سکالروں کو چاہیئے کہ وہ ٹھیک ٹھیک تحریر کریں۔ کہ وہ کس نصاب کا مطالعہ کریں گے۔

(۹) چال چلن کا سرٹیفکیٹ
(۱۰) طبی سرٹیفکیٹ

واضح رہے کہ یونیورسٹی امتحانات کے متعلق اصل سارٹیفکیٹ اور اسناد ارسال کرنی چاہئیں:-

(محکمہ اطلاعات پنجاب)

بعدالت عالیہ ہائی کورٹ آف جوڈیکچر بمقام لاہور

مقدمہ دیوانی ابتدائی عـ ۱۰۴ ۱۹۳۶ء

بمعاملہ انڈین کمپنیز ایکٹ ۷ مجریہ ۱۹۱۳ء اور دی پبلک ٹریڈنگ کمپنی لمیٹڈ پٹھانکوٹ ضلع گورداسپور زیر لیکوڈیشن خود اختیاری

عرضی زیر دفعہ ۲۲۱ انڈین کمپنیز ایکٹ منجانب (۱) شیخ غلام قادر قرض خواہ اور (۲) دی پبلک ٹریڈنگ کمپنی۔ زیر لیکوڈیشن خود اختیاری اس کے لیکوڈیٹر شیخ منظور حسن بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی پلیڈر کی معرفت۔

کمپنی کے ایک قرض خواہ شیخ غلام قادر اور شیخ منظور حسن بی۔ اے۔ ایل ایل بی پلیڈر کی درخواست زیر دفعہ ۲۲۱ انڈین کمپنیز ایکٹ ۷ مجریہ ۱۹۱۳ء برلئے نگرانی پر آنریبل مسٹر جسٹس منرو کے حکم مصدرہ ۲۲ رمئی ۱۹۳۶ء کی رو سے یہ حکم دیا گیا ہے۔ کہ عدالت ہذا کی نگرانی تک کمپنی کا اختتام خود اختیاری جاری رہے۔ اور قرضخواہوں اور قرضوں کی ادائیگی کے ذمہ وار اشخاص اور دوسرے اشخاص کو احساسات کی آزادی حاصل ہو۔ کہ وہ عدالت ہذا کو جیسا کہ انہیں مشورہ دیا گیا ہو یا ان میں سے کسی کو مشورہ دیا جائے درخواست کریں۔

بہ ثبت دستخط ہمارے اور مہر عدالت عالیہ ہائی کورٹ آف جوڈیکچر بمقام لاہور آج بتاریخ ۲۰ رجون ۱۹۳۶ء جاری کیا گیا:

(دستخط) جی۔ بی۔ سی۔ ایونیٹ
(مہر عدالت عالیہ ہائی کورٹ آف جوڈیکچر) اسسٹنٹ رجسٹرار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اشتہار زیر دفعہ ۵ - رول ۲ - مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب سب جج صاحب بہادر درجہ چہارم چکوال

دعویٰ یا اپیل دیوانی ۲۷۰ بابت سال ۱۹۳۶ء

سوہن سنگھ ولد کنہیا سنگھ سکنہ پادشاہان بنام نہال سنگھ ولد گوردت سنگھ قوم اروڑہ سکنہ پادشاہان

دعویٰ -/۵۰۰ روپیہ بوجہ رہن نامہ

بنام - نہال سنگھ ولد گوردت سنگھ سکنہ پادشاہان

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی نہال سنگھ مدعا علیہ مذکور پر تعمیل بطریق معمول نہیں ہوسکتی ہے اور روپوش ہے اس لئے اشتہار ہذا بنام نہال سنگھ مدعا علیہ مذکور جاری کیا جاتا ہے کہ اگر نہال سنگھ مدعا علیہ مذکور تاریخ ۲۹ ماہ ۶/۳۶ کو مقام چکوال حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا۔ تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی۔

آج بتاریخ ۱۷ ۶/۳۶ کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

(دستخط حاکم) (مہر عدالت)

اشتہار زیر دفعہ ۵ - رول ۲ - مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب سب جج صاحب چکوال

دعویٰ یا اپیل دیوانی ۲۹۶ بابت ۱۹۳۶ء

مالک سنگھ ولد علم سنگھ سکنہ چکوال بنام دیوان چند ولد اتو کھ مل سنگھ پنوال تحصیل چکوال

دعویٰ -/۱۸۰ روپیہ بر بنائے پرونوٹ

بنام دیوان چند ولد اتو کھ مل سنگھ پنوال تحصیل چکوال

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی دیوان چند مدعا علیہ مذکور پر تعمیل بطریق معمول نہیں ہوسکتی ہے اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام دیوان چند مدعا علیہ مذکور جاری کیا جاتا ہے کہ اگر دیوان چند مدعا علیہ مذکور تاریخ ۲۹ ماہ جون ۱۹۳۶ء کو مقام چکوال حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا۔ تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی۔

آج ۱۷ ماہ جون ۱۹۳۶ء کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

(دستخط حاکم) (مہر عدالت)

عرق عثمانی درجریان بڑی یہ دوا بے حد مقوی بھی اور مخلط ہے۔ اس کے دو قطرے علاوہ یا شہد میں ملا کر کھانے سے بے حد طاقت پیدا ہوتی ہے۔ کمزور قوی بن جاتا ہے۔ اس کا ایک قطرہ دس قطرے خون کے پیدا کر کے آدمی کو مثل فولاد کے کر دیتا ہے۔ ضعف دماغ اور اعضائے رئیسہ ضعف جگر، مثانہ، بدخوابی، درد سر، قبض، بدہضمی، نسیان، گھبراہٹ دل، پیشاب کی زیادتی بار بار آنا۔ دل میں جلن آنا، چہرہ کی زردی، پژمردگی طبیعت، نفرت، ہنڈلیوں میں درد اور تمام دنیاوی لذتوں سے محروم رہنا ہے امراض کو بفضل خدا دور کر دیتا ہے۔ عورتوں کے جملہ عوارض مثلاً زردی، دل کا گھبرانا وغیرہ کو بھی دفع کرنے میں اکسیر ہے۔ زیادہ تعریف فضول ہے۔ آزمائش شرط ہے۔ قیمت ایک شیشی عہ تین شیشی کے خریدار کو ایک شیشی مفت۔ محصول ڈاک ۸

ایس - ایم عثمان اینڈ کو روڑکی یو - پی۔

ہسٹیریا کا مکمل علاج

رئیس الاطبا طبیب حاذق علامہ حکیم ڈاکٹر فیضی ایل ایم - ایس میڈیکل سرجن نجیب آبادی کی راحت جان گولیاں عورتوں اور مردوں کے مرض ہسٹیریا میں ہر عمر ہر مزاج اور ہر موسم میں یکساں طور پر فائدہ مند ہیں۔ دل و دماغ جگر معدہ اور امعاء کو تقویت دیتی ہیں۔ اختناق القلب کابوس اور مراق میں از بس مفید ہیں۔ قیمت فی شیشی للعہ ملنے کا پتہ: منیجر ایسٹ اینڈ ویسٹ میڈیسن کمپنی جوہر بلڈنگ کٹڑہ شیر سنگھ گھنٹہ امرتسر

بینظیر اسلامی لٹریچر (بزبان اردو)

تصنیفات مولانا محمد علی صاحب ایم اے ایل ایل بی

- سیرت خیر البشر مجلد عہ غیر مجلد
- تاریخ خلافت راشدہ ۔ ۔ عیر
- جمع قرآن ۔ ۔ ۲/
- مقام حدیث ۔ ۔ عہ
- النبوت فی الاسلام ۔ ۔ عار
- مقدمۃ القرآن حصہ اول ۔ ۔ ۶/
- المسیح الدجال و یاجوج و ماجوج مجلد ۴/
- محمد مصطفےٰ ۔ ۔ ۔ ۵/
- خلافت اسلامیہ ۔ ۔ ا/
- اسلام اور دیگر مذاہب ۔ ۔ ۴/
- شناخت مامورین ۔ ۔ ۳/
- آیت اللہ ۔ ۔ ۔ ۳/

متفرق کتب

- اسلامی اصول کی فلاسفی ۔ ۔ ۱۲/
- خطبات نبوی (نبی صلعم کے جملہ خطبات) ۴/
- اسرار شریعت تین حصص ۔ ۔ ۔
- انوار القرآن (پارہ عم کی تفسیر) ۔ عار
- انتخاب صحاح ستہ ۔ ۔ ۔ ۔ عہ
- قرآن کریم کا عالمگیر پیغام حریت ۔ ۳/
- رسالہ نماز (نماز کی حقیقت و فلاسفی) ۴/
- رسالہ روزہ (روزہ ۔ ۔ ۔) ۴/
- رسالہ حج (حج ۔ ۔ ۔) ۴/
- رسالہ زکوٰۃ (زکوٰۃ ۔ ۔ ۔) ۳/
- غذا و صحت (مقابل بد کتاب) ۸/
- المنطق (منطق میں عجیب و غریب کتاب) ۳/

متفرق کتب

- اُردو کا قاعدہ ۔ ۔ ۔ ا/
- اُردو کی پہلی کتاب ۔ ۔ ۔ ۳/
- " دوسری کتاب ۔ ۔ ۳/
- " تیسری کتاب ۔ ۔ ۵/
- اردو زبان دانی ۔ ۔ ۔ ۴/
- تربیت اولاد ۔ ۔ ۔ ۵/
- اسلام کیا ہے؟ ۔ ۔ ۔ ۴/
- تسہیل القرآن (قرآن شریف پڑھنے کے قواعد)

حمائل شریف مطبوعہ جرمنی

یہ حمائل حال ہی میں شائع ہوئی ہے۔ جرمنی میں خاص اہتمام سے طبع کرائی گئی ہے۔ نہایت بینظیر جواب تک ہندوستان میں شائع نہیں ہوئی۔ شائقین کیلئے عجیب و غریب تحفہ ہے کاغذ لکھائی چھپائی اعلیٰ جلد خوبصورت اور مضبوط۔ عا

شاہنامہ اسلام (جلد اول و دوم) ۔ ۔ ۔ ۔ فی جلد

آئینہ کمالات اسلام اسلام کی بینظیر خوبیوں کو نہایت فصاحت سے بیان کیا گیا ہے۔ قیمت ۔ ۔ ۔ ۵/

اسلامی ناول

برکات الدعا دعا کی ماہیت اور فلسفہ بیان کیا گیا ہے۔ قیمت ۔ ۔ ۔ ۴/

حبیبہ ایک مختصر سا مگر سبق آموز ناول ہے۔ اس کا ضرور مطالعہ کریں۔ قیمت ۔ ۔ ۔ ۳/

زینت خیالات از گیتی آرا بیگم۔ وہ تدابیر جن پر عمل پیرا ہو کر خواتین ترقی کر سکتی ہیں۔ قیمت ۔ ۔ ۔ ۴/

کامران اس میں فاضل مصنف نے کامیاب زندگی بسر کرنے کے ذرائع درج فرمائے ہیں۔ قیمت ۔ ۔ ۔ عہ

ڈائری آف سمرنا (بزبان انگریزی) دختر سمرنا کا انگریزی ترجمہ۔ یہ کتاب پڑھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ قیمت ۔ ۔ ۔ عہ

ملنے کا پتہ

محصول ڈاک علاوہ — **دار الکتب اسلامیہ احمدیہ بلڈنگس - لاہور** — محصول ڈاک علاوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ کا فرض ہے

کہ وہ

دُنیا کے کناروں تک احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا پیغام پہونچائے

جس کا بہترین اور مؤثر ذریعہ یہ ہے۔ کہ ہر ایک ملک اور قوم میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ کی انگریزی۔ فارسی۔ عربی اور اردو تصانیف کثرت کے ساتھ پھیلا دی جائیں۔

اس میں شک نہیں کہ زبانی گفتگو یا تقریروں اور مباحثوں سے بھی فائدہ پہونچتا ہے۔ لیکن اس سے کہیں زیادہ کتابی تبلیغ مؤثر اور نتیجہ خیز ہوتی ہے۔ اور یہ کوئی نئی بات نہیں۔ خود دوست بھی اس کے افادہ سے واقف ہوں گے۔ مگر اس وقت تک ہر ایک دوست اس لئے سلسلہ کے لٹریچر کی خاطر خواہ اشاعت نہ کر سکا۔ کہ اس کی قیمت گراں معلوم ہوتی تھی۔ مگر چونکہ اس کی اشاعت میں ہر دوست حصہ لینے کا خواہشمند رہتا ہے۔ اس لئے ہم نے جناب ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کی تحریک اور زور دینے پر ان تمام کتب کی قیمت میں نمایاں کمی کروا دی ہے۔ جو یورپ امریکہ۔ ایشیاء۔ افریقہ وغیرہ مختلف اقطاع عالم کے باشندوں میں تقسیم کرنے کے لئے زیادہ موزوں۔ مناسب۔ مفید اور مؤثر ہو سکتی ہیں ٭

ان کے ہم نے چند سیٹ تجویز کئے ہیں۔ اگر دوست انہیں ہاتھوں ہاتھ خرید لیں۔ اور دنیا کے تمام بڑے بڑے لوگوں یعنی حکمرانوں۔ ان کے وزیروں۔ امیروں۔ درباریوں۔ چوٹی کے لیڈروں۔ ایڈیٹروں اور مختلف علم و فن کے ماہروں تک پہونچا دیں۔ بلکہ دُنیا کی مشہور لائبریریوں جہازوں اور جیل خانوں کی لائبریریوں میں بھی رکھوا دیں۔ تو وہ دیکھیں گے۔ کہ اس کے نتائج خدا کے فضل سے کس قدر حیرت انگیز اور خوش کن نکلتے ہیں ٭

انگریزی مجلد کتب کا سیٹ

(جس کی پہلے ۱۸ روپیہ قیمت تھی مگر صرف ۵ روپیہ کر دی ہے)

(۱) تفسیر و ترجمہ پارہ اول مجلد سنہری

(۲) ٹیچنگ آف اسلام مصنفہ حضرت مسیح موعودؑ

(۳) کشتی نوح انگریزی ترجمہ " " "

(۴) احمدیت یعنی حقیقی اسلام مصنفہ حضرت خلیفہ ثانی جس کا ترجمہ آنریبل سر چودہری ظفر اللہ خان نے کیا ہے

(۵) تحفہ پرنس آف ویلز مصنفہ حضرت خلیفہ ثانی

(۶) سوانح حضرت مسیح موعودؑ " "

مندرجہ بالا چھ کتابیں جو اپنے نادر مضامین کے علاوہ کاغذ۔ چھپائی۔ ٹائپ اور جلد بندی کے لحاظ سے بھی دیدہ زیب ہیں۔ اب ۱۸ روپے کی بجائے صرف پانچ روپیہ میں ہی دے دی جائیں گی۔ تاکہ دوست دنیا کے مختلف علاقوں میں انہیں آسانی کیساتھ تقسیم کروا سکیں۔ امید ہے کہ دوست اس زریں موقعہ سے ضرور فائدہ اٹھائیں گے ٭

فارسی مجلد کتب کا سیٹ

(اس کی پہلے چھ روپیہ قیمت تھی۔ مگر اب صرف ڈیڑھ روپیہ)

(۱) لجۃ النور مجلد۔ عربی۔ فارسی مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

(۲) درثمین۔ فارسی مکمل مجلد مصنفہ حضرت مسیح موعودؑ

(۳) دعوۃ الامیر فارسی مجلد مصنفہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

ان ممالک کے لئے جہاں فارسی کا رواج ہے۔ یہ سیٹ انشاء اللہ نہایت ہی مفید ثابت ہوگا۔ دوستوں کو چاہیئے۔ کہ صوبہ سرحد بلوچستان۔ افغانستان۔ ایران اور آزاد علاقہ کے لوگوں میں اس کی خوب خوب اشاعت کریں۔ کیونکہ اب تو ان مجلد کتابوں کی قیمت برائے نام یعنی صرف عہ ہی کر دی گئی ہے صوبہ سرحد۔ بلوچستان۔ آبادان وغیرہ کی جماعتوں کو ان کی اشاعت کی طرف خاص طور پر توجہ دینی چاہیئے۔

اردو مجلد کتب کا سیٹ

(جس کی پہلے کبھی آٹھ روپیہ قیمت تھی۔ مگر اب صرف اڑھائی روپیہ)

(۱) کشتی نوح اردو مجلد مصنفہ حضرت مسیح موعودؑ

(۲) حقیقۃ الوحی مجلد " "

(۳) دعوۃ الامیر اردو مجلد مصنفہ حضرت خلیفہ ثانی

پہلے کبھی ان کی آٹھ روپیہ قیمت تھی۔ مگر دو ایک سال سے چار روپے ۱۰ آنے کر دی تھی۔ مگر اب تو عام اشاعت کی خاطر جلد بندی بندھائی کتابیں صرف اڑھائی روپیہ میں ہی دی جا رہی ہیں دوستوں کو چاہیئے۔ کہ اس نادر موقعہ سے فائدہ اٹھائیں اور اپنے اپنے علاقہ یا صوبہ کے سمجھدار سلیم الطبع لوگوں تک انہیں پہونچا دیں۔ بلکہ مختلف پبلک لائبریریوں میں بھی رکھوائیں تاکہ ہر خاص و عام فائدہ اٹھائے

ان کے علاوہ سلسلہ احمدیہ کے متعلق ہر قسم کی کتابیں ہمارے ہاں بکفائت مل سکتی ہیں۔ کارڈ آنے پر فہرست کتب مفت بھیجی جائیگی۔

ملک فضل حسین مینجر بکڈپو تالیف و اشاعت قادیان ضلع گورداسپور

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جنیوا ۲۰ جون۔ جزائر بحرین کے متعلق حکومت برطانیہ جو دعویٰ کرتی ہے حکومت ایران نے اس کے خلاف جمعیتہ اقوام میں صدائے احتجاج بلند کی ہے۔ برطانیہ نے سعودی عربوں کے ساتھ جزائر بحرین کے راستہ سے تجارت کرنے کا جو معاہدہ کیا ہے۔ ایران اسے اپنے حقوق میں مداخلت کے نام سے تعبیر کرتا ہے۔

لاہور ۲۰ جون۔ آج شام باغ بیرون موچی دروازہ میں مجلس اتحاد ملت کے زیر اہتمام جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں احراریوں کی طرف سے شروع سے لے کر آخیر تک شور وشر کا سلسلہ جاری رہا۔ بعض اطراف سے سٹیج پر اینٹیں پھینکی گئیں۔ جس سے تین نوجوان شدید طور پر زخمی ہوئے۔ جلسہ میں شور وشر کے باوجود تقریروں کا سلسلہ جاری رہا۔ اور شورش پسندوں کے رویہ کی مذمت کی گئی۔

حیدر آباد ۲۰ جون۔ اعلیٰحضرت حضور نظام نے ایک فرمان کے ذریعہ آتشزدگی میں ہلاک ہونے والوں سے ہمدردی کا اظہار کیا اور فرمایا کہ میں دیکھتا ہوں کہ آج کل لوگوں کو سینما دیکھنے کا مرض لاحق ہو گیا ہے۔ اس واقعہ سے لوگوں کو عبرت حاصل کرنی چاہیئے اور لہو ولعب میں حد سے نہیں گزرنا چاہیئے۔

بمبئی ۲۰ جون۔ ڈاکٹر مونجے ڈاکٹر امبیدکر کو اس راستے پر لانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ کہ موخر الذکر اپنے اس فیصلہ کو منسوخ کر دیں۔ جس میں انہوں نے اپنے رفقاء سمیت ہندو دہرم سے نکل جانے کا اعلان کیا ہے کل ڈاکٹر مونجے ڈاکٹر امبیدکار سے اس سلسلہ میں طویل بحث کرتے رہے۔ اور ان پر زور دیا کہ وہ ہندو دہرم چھوڑ کر ہندوؤں کو کمزور نہ کریں۔

وزیر آباد ۲۰ جون۔ وزیر آباد میں احرار کانفرنس میں مولوی حبیب الرحمٰن نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہمیں مسجد شہید گنج کی ضرورت نہیں ہمیں تو آزادی وطن درکار ہے جو صرف اسمبلی اور کونسلوں میں جانے سے حاصل ہو سکتی ہے ہم مسجدوں کو قربان کر سکتے ہیں۔ لیکن ملک کی آزادی نہیں چھوڑ سکتے۔

پیرس ۲۰ جون۔ حکومت فرانس نے برطانیہ کے نقش قدم پر چل کر تعزیرات کی تنسیخ کا فیصلہ کر دیا ہے۔ وزیر خارجہ نے بیان کیا کہ حکومت اجتماعی تحفظ کے اصول پر کاربند ہے۔

اور لیگ کے فیصلوں کو قبول کرنے کے لئے ہمہ تن آمادہ ہے۔ اس کے بعد کونسل نے اجتماعی تحفظ کے مناسب طریقوں پر غور کیا۔ اور فیصلہ کیا۔ کہ ان پر سرگرمی سے عمل کیا جائے۔

لنڈن ۲۰ جون۔ انڈین کرکٹ ٹیم کے مشہور ممبر مسٹر امرناتھ کو ٹیم سے علیٰحدہ کر دیا گیا ہے اور وہ واپس ہندوستان آ رہا ہے۔ ٹیم کے مینیجر نے نمائندہ رائیٹر کو بتایا۔ کہ امرناتھ کے خلاف یہ کارروائی اس لئے کی گئی ہے۔ کہ اس نے ٹیم کے ڈسپلن کو توڑا ہے۔

بمبئی ۲۰ جون۔ بمبئی سینٹینل کا نامہ نگار اطلاع دیتا ہے کہ انڈین کرکٹ ٹیم میں جو اس وقت انگلستان کا دورہ کر رہی ہے۔ سخت تنازعات پیدا ہو رہے ہیں۔ امرناتھ کے علاوہ ایک اور کھلاڑی کو ٹیم سے نکالا جا رہا ہے۔

لکھنؤ ۲۰ جون۔ مسٹر موہن لال سکسینہ اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں ایک رزولیوشن پیش کریں گے۔ کہ انڈیمان میں قیدیوں کی بستی توڑ دی جائے۔ اور آئندہ کسی قیدی کو کالے پانی نہ بھیجا جائے۔

شملہ ۲۰ جون۔ وزیر ہند نے دیوان بہادر رام سوامی مدلیار کو سر اتل چندر چیٹرجی کی جگہ انڈیا کونسل کا ممبر مقرر کیا ہے۔

ڈبلن ۲۰ جون۔ آئرش ری پبلکن آرمی کو ایک خلاف قانون جماعت قرار دیدیا گیا ہے اور اتوار کو اس کی جو پریڈ کی جاتی ہے اس کی ممانعت کر دی گئی ہے۔

جموں ۲۰ جون۔ ریاست جموں وکشمیر میں وزارتوں میں اہم تبدیلیاں رونما ہونے کا امکان ہے۔ ممکن ہے۔ نئے ریونیو منسٹر کے بعد کسی انگریز کو مقرر کیا جائے۔ یہ بھی بیان کیا جاتا ہے۔ کہ سر مہر چند دلال جوڈیشل منسٹر و چیف جسٹس کے ریٹائر ہونے پر کوئی انگریز ریاست کا جوڈیشل منسٹر مقرر کیا جائے گا۔

لنڈن ۲۰ جون۔ کل دارالعوام میں فلسطین کی صورت حالات کے متعلق بحث وتمحیص ہوئی اور سیکرٹری نوآبادیات نے ایک بیان پڑھا جس میں فسادات اور ان کے روکنے کی تدابیر کا ذکر تھا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت برطانیہ تشدد اور فساد سے متاثر

نہیں ہوگی۔ اور نہ اسے اس طرح متاثر کیا جا سکتا ہے۔ جونہی فلسطین میں امن قائم ہو جائے گا۔ ایک شاہی کمیشن فسادات کے اسباب اور عربوں اور یہودیوں کی شکایات کے متعلق مکمل تحقیقات کرنے کی غرض سے بھیجا جائے گا۔

امرتسر ۲۰ جون۔ ہندو سبھا کالج کے دو پروفیسروں کی جگہ دوسرے پروفیسر مقرر کرنے کے مسئلہ پر غور کرنے کے لئے بارہ ممبروں کی تحریری درخواست پر گورننگ کونسل کا فوری اجلاس کل شام کو شروع ہوا۔ کالج کے سینکڑوں طلباء نے موجودہ دونوں پروفیسروں سے اظہار ہمدردی کے لئے زبردست مظاہرے اور چند ممبروں کی مخالفت کی وجہ سے کوئی فیصلہ نہ ہو سکا۔

بمبئی ۲۰ جون۔ سیٹھ عبداللہ ہارون نے مسلم لیگ پارلیمنٹری بورڈ کے انتخابی اعلان کا جواب دیتے ہوئے کہا ہے کہ اقتصادی خطوط پر ہندو مسلم جماعتوں کی تشکیل مسلمانوں کے اتحاد کے منافی نہیں ہو سکتی۔ بلکہ وہ اس کے برعکس ایک دوسرے کے حقوق کے لئے احترام و رواداری کے جذبہ کو ترقی دیگی۔

بمبئی ۲۰ جون۔ ہندوستان اور جاپان کے درمیان معاہدہ تجارت کے لئے جو گفت وشنید ہونے والی ہے۔ اس میں جاپانی قونصل جنرل جاپان کی طرف سے واحد نمائندہ ہوگا۔ اس کو مشورہ اور مدد دینے کے لئے جاپان سے تین ماہرین جولائی میں آنے والے ہیں۔

فیروزپور ۲۰ جون۔ حکومت پنجاب نے بے کاری کے انسداد کے لئے جو سکیم بنائی ہے۔ اس کے مطابق ڈپٹی کمشنر فیروزپور نے کمشنر جالندھر ڈویژن سے سفارش کی ہے۔ کہ ۱۴ گریجوایٹوں کو مربعے دیئے جائیں انتخابی بورڈ کے روبرو پیش کرنے کے لئے کمشنر ان میں سے آٹھ کو منتخب کریگا۔ پنجاب کا ہر ضلع اس غرض کے لئے آٹھ آٹھ گریجوایٹ منتخب کریگا۔ جن میں پانچ نے زراعت کا اور تین نے آرٹس کا امتحان پاس کیا ہوگا۔ ان گریجوایٹوں کو ۱۹۳۷ء کی فصل ربیع پر مربعے ملیں گے۔

لنڈن ۲۰ جون۔ سہ شنبہ کو مخالف پارٹی کی طرف سے دارالعوام میں میجر اٹیلی کی طرف سے جو عدم اعتماد کا ووٹ پیش کرینگے اعلان کیا گیا۔ کہ حکومت برطانیہ نے بے باک اور اولوالعزمانہ حکمت عملی کے فقدان سے برطانیہ کا وقار تباہ کر دیا ہے۔ اور جمعیت اقوام کو کمزور کر کے امن کو معرض خطرہ میں ڈال دیا ہے۔ جس سے ایوان کو حکومت پر مطلقاً کوئی اعتماد نہیں رہا۔

کانگڑہ ۲۰ جون۔ نورپور ضلع کانگڑہ سے ہیضہ کی واردا توں کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ قلت آب نے لوگوں کی مصائب میں اور اضافہ کیا ہوا ہے۔

شملہ ۲۰ جون۔ ہز ایکسیلینسی وائسرائے کے اعلان کے مطابق اسمبلی کا اجلاس شملہ میں ۳۱ اگست سے شروع ہوگا

قاہرہ (بذریعہ ڈاک) حکومت عراق نے عراق یونیورسٹی قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے چنانچہ وزارت تعلیم کی ایک کمیٹی اس سکیم پر غور کرنے کے لئے مرتب کی گئی ہے

لنڈن ۱۹ جون۔ بین الاقوامی صلح کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے لارڈ ہانیبالی نے کہا۔ اگر میں وزیر اعظم ہوتا۔ تو میں وزیر جنگ کو اس الزام میں کہ وہ امن عالم کے لئے خطرناک اور شرمناک طور پر دہشت انگیز ہے گرفتار کرا دیتا گذشتہ کچھ عرصہ سے جو شر انگیزی دیکھنے میں آ رہی ہے۔ اس کی وجہ قیادت کا فقدان ہے۔ ہمیں ایسے وزیر اعظم کی ضرورت نہیں۔ جو لبوں پر مہر سکوت لگائے پھرتا ہے۔

امرتسر ۲۰ جون۔ گیہوں حاضر ۲ روپے ۶ آنے ۶ پائی۔ نخود حاضر ۲ روپے ۹ پائی سونا دیسی ۳۵ روپے ۱ آنہ ۹ پائی۔ اور چاندی دیسی ۹۴ روپے ۴ آنے ہے۔

لاہور ۲۰ جون۔ مسٹر جناح اور دیگر مسلم لیڈروں نے مسئلہ شہید گنج کے تصفیہ کے متعلق حال ہی میں جو بیان شائع کیا تھا۔ اس کے متعلق سرکاری حلقوں کا بیان ہے کہ حکومت پنجاب کے نزدیک قانون کے احترام اور فریقین کے قانونی حقوق کی حفاظت اس کا مقدم فرض ہے

لنڈن ۲۰ جون۔ آج لنڈن میں اس سال کا گرم ترین دن تھا۔ دوپہر کے وقت ٹمپریچر ۸۱.۵ ڈگری تھا۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی